یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

تار کا پتہ:- اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ بجمد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۲
رؤسا و جاگیرداران سے "	۶
عام خریداروں سے "	۴
" ششماہی	۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دہلوی مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر - مورخہ ۲۸ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

جنگ یورپ

رگ وید ... قیصر جرمنی ... اور سوامی دیانند

جب سے دنیا میں انسان آباد ہوئے ہیں۔ اُن کی مختلف بلکہ متضاد اغراض انکو باہمی جنگ و جدل کرنے پر مجبور کرتی رہی ہیں۔ بعض دفعہ دنیاوی اغراض سے بعض دفعہ مذہبی اختلافات سے۔ دنیا میں اس وقت سب سے پہلی اور پرانی کتاب وید ہے جس کی نسبت ویدک دھرمی لوگوں کا دعویٰ بہت قدیم ہونے کا ہے۔ گو ان کے اس دعوے کو ہم یا کوئی محقق تسلیم نہ کرے لیکن اس میں شک نہیں کہ دنیا کے کتبخانہ میں سب سے پرانی کتاب وید ہے۔ اس میں بھی ہم جنگ و جدال کے بہت سے منتر پاتے ہیں۔ جن میں راجہ اپنی فوج کو حکم دیتا ہے۔

تم نے دشمنوں کے مارنے والے۔ اصل جنگ کے میں ماہر۔ بے خوف دہر ہس۔ پرجاہ و جلال۔ عزیزو اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور بذریعہ دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو۔

تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم ہو تمہیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور الشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔ (رہبو مکا صفحہ ۱۴۳)

اس دید منتر سے اس وقت کی انسانی نسل کی جنگی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ویدوں کے بعد منوجی کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ منوجی ہندوؤں میں بڑے پایہ کے بزرگ اور مقنن مانے جاتے ہیں۔ آپ کی ذہنی اور دماغی قابلیت کی ہر ایک دانا خصوصاً علم سیاست کے واقف داد دیتے ہیں۔ آپ کی ذہانت اور قابلیت کا ثبوت آج کل کے ایک واقعہ سے بھی ملتا ہے۔

زمانہ گو بدلتا رہتا ہے۔ اس کے انتظامات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ منوجی کے اصول حکومت و سلطنت مقرر کئے تھے۔ وہ کسی نہ کسی شکل میں آج بھی مستعمل ہیں۔

اخباروں میں خبر گشت کر رہی ہے۔ کہ قیصر جرمنی اس وقت سے لڑائی کے منصوبے باندھ رہا ہے جب وہ اپنی محترمہ نانی (ملکہ وکٹوریہ) کو انگلستان میں ملنے آیا تھا۔ ان ایام میں اس نے اپنے جاسوسوں کی معرفت انگلستان کا کل نشیب و فراز معلوم کر لیا تھا۔ اس خبر پر لاہور کا آریہ اخبار (پرکاش) اظہار نفرت کرتا ہے کہ اس سے بڑھکر

گلزار احمدی - یعنی معارج النبوت کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے مفید اصلی قیمت للعہ اب عہ جلد رعایتی ہے۔ منیجر

قابل نفرت کام اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

برکاش کی رائے نہایت معقول ہے۔ اسلامی تعلیم اسی کی تائید کرتی ہے۔ قرآن و حدیث کی ہدایات کے علاوہ اسلامی تاریخ اس قسم کے واقعات سے لبریز ہے۔ جو برکاش کی رائے کی تائید کرتے ہیں۔

ایک دفعہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایام مصالحت میں اپنے مخالف بادشاہ کی سرحد پر فوج جمع کر دی کہ معاہدہ مصالحت ختم ہوتے ہی حملہ کر دیں گے۔ اس حرکت کو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے معلوم کر کے کہا۔ اللہ اللہ لا غدر۔ خدا سے ڈر۔ غدر نہ کر مخالف تمہاری مصالحت کے بھروسہ بیٹھا ہے اور تم اس کی سرحد پر فوج جمع کر رہے ہو۔ حالانکہ قرآن مجید میں حکم ہے۔ کہ مصالحت کے بعد دشمن کو اطلاع دو۔ کہ اب ہم اور تم برابر ہیں تم اپنا انتظام کر لو۔ یہ سنکر امیر معاویہ نے اس فوج کو منتشر کر دیا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ قیصر جرمنی کی یہ پالیسی کوئی نرالی ہے یا اس پالیسی کے معلم بھی دنیا میں پہلے گزرے ہیں۔

اس سوال کا جواب ہم اپنے لفظوں میں دینا نہیں چاہتے۔ بلکہ منوجی اور سوامی دیانند کے اصول جنگ پیش کر دیتے ہیں وہی خود اس سوال کو حل کر دیں گے۔ منوجی فرماتے ہیں

راجہ کے عیب کو دوسرا نہ جانے۔ مگر راجہ دوسرے کے عیب کو جان لیوے۔

بگلے کی طرح اپنے مطلب پر غور کرے سنگھ کی مانند پراکرم کرے۔ اور بھیڑئے کی طرح چیزوں کو لیوے۔ اور خرگوش کی طرح بھاگے (منو سمرتی باب ۷۔ فقرہ ۱۰۶-۱۰۷)

یہی وہ اصول جو بقول منو بھگوان راجہ کو جنگ اور صلح دونوں کے وقت ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ اب سنئے سوامی دیانند فرماتے ہیں

جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی۔ تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے۔

(ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول صفحہ ۲۰۸)

اس فقرہ کو سوامی جی نے منو سمرتی کے باب ۷ کے فقرہ ۱۶۹ کے نام سے لکھا ہے۔ مگر منو میں ہم کو ان لفظوں میں نہیں ملا۔ اس لئے ہم نے اس کو سوامی جی کی طرف منسوب کیا۔

اگر منو کا قول بھی ان لفظوں میں ملجائے۔ تو بھی سوامی کا پسندیدہ اور مقبول ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسکو بطور سند کے نقل کیا ہے۔

ان دونوں بزرگوں کے مذکورہ بالا حوالجات سے جو اصول جنگ ثابت ہوتے ہیں۔ قیصر جرمنی اونہی پر کاربند ہے۔ کیوں؟ غالباً اس لئے کہ بقول آریہ سماج وید ابتدائے دنیا سے انسانوں کی ہدایت کے لئے ہیں۔ اور ایک زمانہ تھا۔ کہ تمام دنیا کی مذہبی کتاب وید ہی تھی۔ پس اس زمانہ کی ہدایات جو نسلاً بعد نسل چلی آئی ہیں۔ اون میں منو اور سوامی کے بیان کردہ اصول جنگ بھی ضرور ہونگے۔ جو قیصر جرمنی کو بطور وراثت کے ملے ہیں جنکو جنگجو طبیعت نے خوب بڑھایا ہوگا۔ کیونکہ قیصر کوئی معمولی طبیعت کا آدمی نہیں۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں تم سے گرچہ فتنہ گر پہلے

اہلحدیث کانفرنس کی قبولیت

کسی تحریک کی قبولیت کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ اوس کے حامی اوس میں شریک ہوں۔ شرکت کے طریق مختلف ہیں۔ سب سے مفید تو شرکت یہ ہے۔ کہ اوس میں مالی امداد دی جائے۔ الحمد للہ کانفرنس کے بہی خواہ اس کاموں سے ہمدردی رکھتے نظر آتے ہیں۔ عیدین کے موقع پر تجویز ہوئی تھی۔ کہ جہانتک ممکن ہو۔ بہی خواہان کانفرنس سے فی کس ایک آنہ وصول کیا جائے۔ اس تحریک کا اثر ہندوستان میں کم و بیش ہوا۔ مگر ناظرین سنکر خوش بلکہ حیران ہوں گے کہ دور دراز ملک افریقہ میں اس تحریک کا بہت خوب اثر ہوا۔ چنانچہ مقام جنجہ مشرقی افریقہ سے ہمارے دوست مرزا عمر بیگ گارڈ نے آنہ فنڈ میں جمع کر کے ساڑھے اٹھاسی (۸۸½) روپے ہفتہ گزشتہ بھیجے ہیں۔

دعا ہے۔ خدا مرزا صاحب اور اون کے دیگر احباب شرکاء کو جزاء خیر دے۔ یہ سب کچھ اخبار کی برکت ہے۔ الحمد للہ۔

رفع شکایت

بعض احباب اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ منعقدہ پشاور کی رپورٹ شائع نہ ہونے کی شاکی ہیں اون کو مطمئن رہنا چاہئے۔ کہ جلدی شایع ہوگی اس دیر کی وجہ بھی اوسی روئداد ہی میں ملے گی جو امید ہے۔ معقول سمجھی جائے گی۔

تحریک مولوی محمد ابراہیم صاحب متعلقہ سلسلہ تاریخ نبوی

ستر الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
بیروں آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

۲۴ صفحے اخبار اہلحدیث میں ناظرین نے تحریک بالا ملاحظہ فرمائی ہوگی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اہلحدیث ضمیمہ کے طور پر دو ورقہ پر تاریخ نبوی و تاریخ صحابہ کا سلسلہ شروع ہو۔ اور اس کے اخبار کی قیمت میں بھی بقدر عشر سالانہ اضافہ کیا جاوے اور اس مفید اور مہتم بالشان کام کا سرانجام خود مولوی صاحب ممدوح نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ مجھکو اس تحریک سے لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً اتفاق ہے۔ اور میری ناقص رائے اگر غلطی سے مبرا ہے۔ تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جملہ ناظرین بھی مجھ سے ضرور بالضرور اس وجہ سے متفق الرائے ہونگے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کے ساتھ انکو خاص خصوصیت حاصل ہے۔ بس کیا اچھا ہو کہ ہمکو اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ہادی برحق۔ اپنے دل آرام اپنے محبوب۔ اپنے حبیب اپنے دلبر اپنے دلدار کے پیارے اور صحیح صحیح حالات پسندیدہ خصائل حمیدہ اخلاق ستودہ اطوار وغیرہ ہر ہفتہ معلوم ہوتے رہیں . . . . . .

گئے تھے جو وہ سبقی پر عدم واقفیت سمجھے؟ کیا کوئی ہے جو مجھ سے مختلف ہو سکو کوئی نہیں (اڈیٹر) (راقم العاجز عبد المجید اٹاوی از حیدرآباد دکن)

قادیانی مشن

کیا احمدی اشاعت اسلام کر سکتے ہیں؟

اس عنوان کا جواب ناظرین کی خاطر ذیل میں احمدیت اور اسلام ہر دو کے عقاید و اصول کو بالمقابل پیش کر کے دیاجاتا ہے امید ہے کہ ہر مسلم بھائی صحیح نتایج اخذ کریگا

عقائد اسلام

(قرآن کریم سورہ نمل) اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ - وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا - کیا کوئی سوائے اللہ کے اور بھی خالق ہے؟ یعنے کوئی نہیں نہ خالق نہ معبود - یہ ہے توحید اسلام۔

(قرآن کریم سورہ اخلاص) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - اللّٰهُ الصَّمَدُ - لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ - وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنے اے محمد (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) بتا دے دنیا کو کہ اللہ معبود اکیلا ہے - وہ اللہ بے نیاز ہے - نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں - یہی وہ توحید ہے - جس پر اسلام کو ناز ہے۔

(قرآن کریم - لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ (یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نے شرک میرے ساتھ کیا - تو میں آپکے سارے اعمال ضایع کر دونگا - (مگر خیر سے احمدیت کا بانی ایسا لاڈلا ہے - کہ خدا نے اپنی خدائی ہی سپرد کر رکھی ہے چاہے آسمان بنا دے چاہے انسان - کیوں نہ ہو)

عقاید اسلام درباب نبوت

(قرآن کریم) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں - بلکہ اللہ کے رسول ہیں - اور سلسلۂ نبوت و رسالت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے والے ہیں۔

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا - اور قیامت کے روز اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکو مقام شفاعت میں کھڑا کرے گا تب آپ کا نام کہ آپ امت کی شفاعت فرما دیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں - الا وانی لست بنبی ولا یوحیٰ الیّٰ یعنے اے دنیا خبردار رہو - میں نبی ہوں - اور نہ میری طرف وحی آتی ہے (حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا شخص جنکا مقام رسول اللہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے - وہ تو وحی سے محروم رہے - لیکن اگر مرزا صاحب

عقائد احمدیت

(کتاب البریہ صفحہ ۷۹) میں نے (مرزا) نے آسمان و زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا - اور میں دیکھتا تھا - کہ اس کے خلق پر قادر ہوں - پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا - پھر کہا کہ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ - پھر میں نے کہا - کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کرتے ہیں (احمدیت میں مرزا ہی ویسے ہی خالق زمین و آسمان و انسان ہیں - جیسے خداوند تعالیٰ - یہ شرک فی التوحید ہے - جو سوائے اسلام کے دنیا کے مذہبوں میں کم و بیش موجود ہے

(توضیح مرام صفحہ ۲۷) مسیح قادیانی (مرزا) اور مسیح ابن مریم کو ابن اللہ یعنے خدا کا بیٹا کہنا درست ہے - خدا کی محبت نر - انسان کی محبت مادہ کی حیثیت سے جب ملتے ہیں تو ہر دو کا ولد روح القدس پیدا ہوتا ہے لہٰذا ان ہر سہ کے مجموعہ کا نام پاک تثلیث ہے - (یعنے عیسائیت میں صرف تثلیث ہے - احمدیت میں پاک تثلیث ہے - کچھ بڑا فرق نہیں)

(حقیقۃ الوحی) انت منی بمنزلۃ ولدی - تو (اے مرزا) میرے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ احمدیت میں مرزا صاحب بمنزلہ خدا کے بیٹے کے ہیں - عیسائیوں میں مسیح ابن اللہ ہے - احمدیت میں دو ابن اللہ ہیں - ابن مریم اور مسیح قادیانی۔

(اربعین) انت من مائنا و ھو من فشل - یعنے اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دنیا خشک مٹی سے بنی ہے (خدا کے لئے نطفہ یا پانی تجویز کرنا مرزا کے ابن اللہ ہونے کے لئے کافی ہے۔

عقائد احمدیت درباب نبوت

(دافع البلاء وحی مرزا صاحب صفحہ ۱۱) سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (وہ خدا ضرور ہی سچا ہوگا - جو خاتم الرسل کے بعد ایک مرزا کو رسول بنا کر بھیجے)

(دافع البلاء صفحہ ۶) خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے (یعنے سب سے بڑا گواہ طاعون - اس سے اتر کر زلزلے اور جنگ)

(دافع البلاء صفحہ ۹) یہ طاعون اسوقت فرو ہوگی جبکہ لوگ خدا کے فرستادہ (مرزا) کو قبول کریں گے - (کیا جن شہروں میں آج کل طاعون نہیں ہے - وہاں سب نے مرزا صاحب کو خدا کا فرستادہ قبول کر لیا ہے؟ امریکہ میں - جاپان میں چین میں یورپ میں - مصر - شام - ایران - کیا سب جگہ مرزا صاحب کو لوگ خدا کا رسول مانتے ہیں)

(دافع البلاء صفحہ ۱۳) سوا اس مسیح (مرزا قادیانی) کے کوئی شفیع نہیں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی مرزا صاحب کے سپرد ہوگئی)

(حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے شخص کے مقابلہ میں جو خود حامل وحی اور نبی ہونے کا انکار فرماتے ہیں قادیان میں ۳۰ سال مرزا صاحب پر وحی نازل ہوتی رہی اور تازہ وحی ہر ہفتے اخباروں میں چھپتی رہی)

حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲) اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو - تو تم میری پیروی کرو - (مرزا صاحب نے خود رسول بن کر اپنے آپکو واجب الاتباع ٹھہرایا - جو صریح شرک فی النبوت ہے)

نوٹ : یہ ایک مطبوعہ اشتہار ہمارے پاس بغرض اشاعت آیا ہے - جو بالاختصار درج کیا جاتا ہے - مفصل جسکو مطلوب ہو - وہ ڈاکٹر ایم اے سعید انصاری ناظم انجمن تبلیغ الاسلام ... سے طلب کریں

کو حق یہ ہے تو خدا پر الزام قائم ہوتا ہے۔ کہ اس نے ہمکلامی پر کیوں مہر لگائی
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ۔ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری
پیروی کرو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ
جب یہ آیت اتری۔ کہ اللہ تعالےٰ لوگوں سے اے محمد آپکی حفاظت کرے گا
تو آپ نے دو صحابی باڈی گارڈ اسی وقت ہٹا دیئے۔
ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ
وہ معبود تو وہ ذات بابرکت ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے لئے
بھیجدیا۔ تاکہ اسے دنیا و جہان کے سارے دینوں پر غالب کر کے رہے۔ اور لولاک
لما خلقت الافلاک (اگر میں (اے محمد) آپکو پیدا نہ کرتا۔ تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

قبلہ اسلامی مسجد حرام

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی۔ جبوقت ہم نے تمام جہان کے
لوگوں کو حکم دیا۔ کہ مقام ابراہیم میں نماز پڑھا کرو۔ اور اسکو بیت اللہ قبلہ
تمام مسجدوں کا قرار دیا۔ اور تا حال یہی معمول آمد ہے۔

حفاظت قرآن فی الاسلام

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ ہم نے قرآن کریم کو اتارا ہے۔ اور ہم خود
ہی اسکی حفاظت کے ذمہ وار ہیں۔ تاکہ مثل کتب سابقہ کوئی شخص اس میں تحریف
نہ کرسکے۔ خداوند تعالےٰ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اس آیت میں خود لیتا
ہے۔ اور اسکو آسمان سے اتارنے کا بھی دعوےٰ خود کرتا ہے۔

(حقیقت الوحی ص۷۹) میرے قرب میں میرے رسول کسی شخص سے
نہیں ڈرا کرتے (لہذا آپ (مرزا صاحب) ہمیشہ پولیس کی حفاظت میں نکلتو تے
(حقیقت الوحی) دنیا میں کئی تخت اترے پر (اے مرزا) تیرا تخت سب
سے اونچا بچھایا گیا۔ (یہ رسول اکرم سے درجہ میں بلند ہونے کی بڑ ماری ہے)
حقیقت الوحی۔ اگر (اے مرزا) میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ تو آسمان کو پیدا نہ
کرتا (سچ تو ہے آسمان کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ تو مرزا صاحب نے بنایا
ہے۔ یہ بھی احمدیت میں شرک فی النبوت ہے)
(حقیقت الوحی ص۲۵۰) اے سردار تو خدا کا مرسل ہے براہ راست پر۔ (خاتم
الرسل کے بعد رسول چہ معنے؟)

قادیانی (احمدی) قبلہ

حقیقت الوحی ص۵۰۔ ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ ہم نے اس مقام کو قادیان
کے قریب لاتا ہے (بیت اللہ کے قریب جو مقام ابراہیم کا ہے۔ اسے خدا نے مرزا کی خاطر قادیان
میں بدلدیا) قادیان احمدیوں میں ایسا ہی مرجع ہے۔ جیسا مسلمانوں میں بیت اللہ
لہذا خود مرزا صاحب بھی بیت اللہ شریف نہ گئے)

نزول وحفاظت قرآن کے متعلق عقیدہ احمدیت

ازالہ اوہام ص۲۱ تا ص۲۲۵۔ قرآن زمین پر سے اٹھ گیا۔ میں قرآن کو آسمان
پر سے لایا ہوں (کیا مرزا صاحب کی تصانیف قرآن ہیں یا احمدیوں کا علیحدہ قرآن ہے جو مرزا
صاحب آسمان سے لائے۔ دنیا نے اسکا کوئی نسخہ آجتک نہیں دیکھا۔ کیا وہ احمدی ہونے پر ہی دکھایا جاتا ہے)

(ایم اے سعید زبدۃ الحکماء لاہور)

تواریخ وجغرافیہ وید

(از مولوی ابو رحمت حسن صاحب مقیم ہردوئی)

یہ مضمون ویدوں کی تواریخ اور جغرافیہ کے بیان میں ہے۔ خاکسار ملک اور قوم کے فائدے کے لئے شایع کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق

تالیف کا سبب؛ اس زمانہ میں کہ ہم نے نشو و نما پایا ہے۔ یہ ہر فرقہ کے بزرگوں کے نزدیک حد سے زائد خراب اور زمانہ کا آخر ہے۔ اور اس سے پیشتر بہت اچھے وقت اور سچے زمانے مانے گئے ہیں۔ ہم سے پہلے صدہا خاندان ہوچکے۔ اور مٹ گئے۔ اور ہمارے بعد ہوں گے اور مٹ جائیں گے۔ ہمیشگی ذات باری کے سوا کسی کو نہیں۔

قدیم الایام سے ایک فرقہ خدا پرست چلا آتا ہے جسے ہم ایماندار سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور وہ خود انبیاء اور انبیاء زادے تھے۔ یا ان کے پیرو اور جانشین جوکہ اپنی تحریریں ہم میں چھوڑ گئے ہیں۔ جن سے خلائق کی بہبودی اور بہتری متصور ہے۔ ان کے ان پاک نوشتوں سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی مشیت اور مرضی ظاہر کرنے والے اس کے علوم و اسرار سے ماہر مردان کامل سچے عامل حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تین سو تیرہ گذرے جوکہ بذات خود بڑے سچے اور راستباز تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا۔ یا سنایا تھا۔ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی ہدایت اور تلقین سے فرمایا اور سنایا تھا ہم ان کے کلاموں کو برحق مانتے ہیں۔ اور ان کی پیروی کو خدا تعالےٰ کی پیروی جانتے ہیں۔ اور اسی طرح ہم سے پہلے ایماندار بھی مانتے اور جانتے تھے۔ اس واسطے ہم سے پہلے (لوگوں) یہود اور نصاریٰ میں اور ہم میں اصولاً کوئی فرق نہیں۔ ہم ان سے روایت لیتے اور ان کے اقوال کو جو بسند صحیح ثابت ہوتے ہیں۔ بسند سمجھتے ہیں۔ ان کے رسول ہمارے رسول ہیں۔ اور ان کی کتابیں ہماری کتابیں ہیں۔ اور ہر ایک خدا پرست ان کتابوں کا پیرو گذرا ہے۔ اس پر آشوب زمانہ میں کیفیت دیانند ظاہر ہوا۔ اس نے خدا پرستی کا دعوےٰ کیا۔ لیکن اس نے مذکورہ بالا ایمانداروں کی کتابوں سے کچھ نہیں لیا۔ بلکہ ادھر ادھر سے جمع کر کے ایک نیا مذہب بنایا۔ اور نہایت دلیری سے کتاب ستیارتھ پرکاش دوسری ایڈیشن کی ناگری طبع کرائی۔ اور اس کے آخری دو حصوں میں اللہ تعالےٰ کے رسولوں اور کتابوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور سخت اعتراض جمائے۔ نئے عہد نامے اور پرانے عہد کو ایک حقیر کتاب جانا۔ اس کے رسولوں کی ہنسی اڑائی۔ اور بڑی جرأت کے ساتھ ویدوں جیسی بے ثبوت کتابوں کے فضائل از خود لکھکر انکا کلام الٰہی سے معارضہ چاہا۔ اور اس کی وہ تحریر

ع: یہاں کی روایت ہے؟ (اہلحدیث) ع: اب سبب کا نہیں رہا۔ ورنہ لاہور میں جلسہ نہ ہوتا (اہلحدیث)

دیکھکر اہل علم تعجب میں رہ گئے۔ کہ ہیں۔ یہ کیسا خدا پرست ہے۔ کہ جو خدا کی کتابوں اور رسولوں کو برا کہتا اور بندوں کے کلاموں کو خدا کی کتابیں اور موہومی شخصوں کو رسول اور رسولوں کو غیر بتاتا ہے۔ جب تھوڑے عرصے میں اس کے پیچھے پیچھے چلنے والے کافی تعداد میں آدمی ہو گئے۔ اور ہندو سے آریہ کہلانے لگے۔ تو اہل علم کی جماعت میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ پنڈت صاحب کے کشی اور ان کی تصنیف کو جانچنا چاہئے۔ کیا عجب کہ وہ حق پر ہوں۔ ان کے بنانے والے کلام الٰہی کے خادم یا رسول ہوں۔ اور جیسا کہ ان کی شان بیان کی جاتی ہے۔ ویسے ہی ہوں۔ بنا بریں جب ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ تو معاملہ برعکس نکلا۔ اور یقینی طور پر واضح ہو گیا۔ کہ ان کے رسول فرضی ہیں اور ان کی کتابیں موہومی ہیں۔ منجانب اللہ نہیں۔ بلکہ کسی ایسے زمانہ کے کلام ہیں کہ جس میں تہذیب کی بنیاد حلال اور حرام کی تقسیم اور معاد کی تلاش مطلق نہ تھی۔ اور اخلاق نے زمین پر اپنا سکہ نہیں جمایا تھا۔ چونکہ اس کیفیت کے اظہار کی زیادہ ضرورت تھی۔ اسواسطے ان اوراق کے لکھنے کا اتفاق بدیں عنوان ہوا۔ کہ جغرافیہ اور تواریخ الگ الگ کر دی جاوے۔ اور نقشہ دنیا قدیم و جدید دکھا دیں۔ تاکہ ہر شخص کے فہم میں آ جاوے۔ کہ اصل کیا ہے۔ اور پنڈت دیانند نے اسے کس ترکیب سے مٹانا چاہا ہے۔ اور ہر ایک جز کی تفصیل کر دی جاوے۔ تاکہ اس کی مطالعہ سے سادہ لوح بھی واقف ہو جائیں۔ اور متشککین کے شکوک اور خطرات دفع ہوں۔ اور ایمانداروں کو قوت ایمانی بڑھے۔ عبرت حاصل ہو۔ ذلت کے گڑھے میں گرنے سے بچیں۔ اور عوام کے دل پر جو کچھ برے اثر کا زنگ لگ گیا ہے۔ سب دھل جاوے۔ اور تواریخ کی شائقین کو علم کے حصول میں ترقی اور مدد ہو۔ اور وہ اس عاجز کو دعاء خیر سے یاد کریں۔ ع

ما توفیقی الا باللہ وعلیہ التکلان وھو المستعان۔ سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین

مقدمۃ الکتاب

اصلی مدعا بیان کرنے سے پہلے متقدمین کی تواریخ اور اپنے ماخذ کی بابت کچھ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جب تمام دنیا کی الٰہی کتابوں پر نظر ڈالی جاوے۔ تو باعتبار قدامت اور نبوت کے یہود کی اور مجوس کی کتابیں نہایت پرانی معلوم ہوتی ہیں اور جس کسی مورخ نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ انہی سے لکھا ہے۔ پس جو لوگ ان کتابوں کو بخوبی جانتے ہیں وہ بھی تواریخ کو جانتے ہیں۔ اور جو لوگ ان سے محروم ہیں۔ ان سے بھی تواریخ بھی معدوم ہیں۔ ہندوستان کے قدیم بزرگ چونکہ ان کتابوں سے ناواقف تھے۔ تواریخ سے قطعاً ناواقف تھے۔ یہی وجہ ہوئی۔ کہ مسلمانوں کے آنے سے پیشتر کا حال تاریکی میں پڑا ہے۔ اور اس وقت جو کچھ ہندوستان میں تواریخ کا مجموعہ سرکاری سکولوں میں نظر آتا ہے۔ یہ ہندوستانیوں کا جمع کیا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ ایران اور یونان اور چین کی تواریخ سے اخذ کیا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ شروع دنیا میں کئی ہزار سال تک یہاں برسر حکومت رہ چکے ہیں۔ اور حکومت کے سہارے سے ان ملکوں کے سیاح بہت کچھ ملکی حالات اور تاریخی واقعات لکھکر لے جا چکے تھے۔ ان کی کتابوں سے لیکر انگریز مصنفوں نے یکجا جمع کر کے شائع کر دیا ہے جس کو حال کے آریہ دل سے اپنی جانتے ہیں۔ انگریزوں کا عطیہ نہیں مانتے۔ بلکہ اپنے ہی بزرگوں کا نوشتہ پہچانتے ہیں جس طرح کوا کوئل کے انڈے اپنے جان کر سیتا اور بچے نکالکر پالتا ہے۔ اسی طرح آریہ شاعر بھی اس عطیہ کو اپنا جان کر لکھتے پڑھتے ہیں۔ اور ان کا ذاتی سرمایہ تو اس سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اور اس پر یہ واقعہ ہوا ہے۔ کہ اسے سکر ان کے دل بھی قبول نہیں کرتے۔ اور وہ تمام تردید ول اور مہابھارت وغیرہ سے ماخوذ ہے۔ اور یہی کتابیں قدیم ہندوستان کی تاریخ ہیں۔ ان سے پیشتر کی کوئی کتاب ہندوستان میں نظر نہیں آتی۔ اور انہی کتابوں کو ہم نے اپنا ماخذ گردانا ہے۔

(باقی باقی)

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

یہ حدیث شریف بیخ کن سارے شبہات کی ہے جیسا کہ میرے ہمعصر علماء گرامی کچھ اس کے متعلق خامہ فرسائی کر چکے ہیں۔ اور امید ہے کہ کریں گے۔ مکرم اڈیٹر صاحب نے اسکو دائرہ مذاکرہ علمیہ میں لا کر منطقی پیرایہ میں سوال کیا ہے۔ اس کے متعلق گذارش ہے کہ ظن اور اکذب الحدیث میں اجنبیت نہیں ہے بلکہ ان دونوں میں وحدت مکانی ہے۔ کیونکہ ہر دو کا منشاء و مبدأ قلب ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرماتا ہے۔ کہ مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی۔ آیت شریفہ میں نطق فعل لسان ہے۔ اور وحی کا مقام نزول قلب ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالوحی علی القلب کو لسان مبارک سے بیان فرماتے ہیں۔ اسی طرح حدیث کا وجود یا پیدائش کا محل قلب ہے (یا ذہن) چنانچہ میرے دل میں یہ بات آئی یا پیدا ہوئی یا دل ہی دل میں کہا۔ مروج بین الناس ہے پس اس سے معلوم ہوا۔ اصل فعل قلب کا ہے۔ زبان صرف اس کے ظہور و بیان کا آلہ ہے۔ خود فاعل حقیقی نہیں۔ متذکرہ بالا مضمون سے ہویدا ہو گیا کہ ظن اور اکذب الحدیث میں مغائرت ذاتی نہیں ہے۔ اور جب مغائرت نہیں ہے۔ تو نتیجہ مطلوبہ یعنے (محکوم بہ کا محکوم علیہ پر حمل ہونا) حاصل ہو گیا

محمد رفیق عفی عنہ

اڈیٹر چونکہ یہ مذاکرہ ختم کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں بھی اپنی رائے مختصر الفاظ میں لکھتا ہوں۔ ان الظن اکذب الحدیث میں الظن بمعنے مظنون ہے۔ مگر مظنون کو اکذب آئندہ حالت کے اعتبار سے کہا گیا ہے یعنے جب وہ تکلم تک پہنچے۔ جیسے اعصیر خمرا میں مجاز ہے۔ ویسا اس میں ہے۔ لیکن شرعی حکم (لزوم ذنب) قبل از تکلم ہی لازم ہے

تمت بالخیر

بقیہ اثبات سنّت رفع یدین

(از مولوی عبدالمجید صاحب از حیدرآباد دکن)

اعتراضات مانعین رفع بر احادیث

(۱) عبداللہ بن عمر (جن سے احادیث رفع متواتر آئی ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لڑکے تھے۔

جواب

(۱) جزء رفع یدین میں ہے :-

(الف) عن حفصة ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان عبد اللّٰہ بن عمر رجل صالح

ام المومنین حفصہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ بن عمر مرد صالح ہے اوس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکے نہ تھے۔ بلکہ جوان اور پورے آدمی تھے جب ہی تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر صالح آدمی ہے۔

(ب) صحیحین میں ہے۔

عبداللہ بن عمر رضہ نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر غصہ ہوئے۔ اور فرمایا رجعت کرلے پھر اسکو رہنے دو۔ یہاں تک کہ پاک ہو پھر حیض آئے اور پاک ہو۔ اور اگر اب طلاق دینا چاہے تو ایسی پاکی میں دے جس میں صحبت نہ کی ہو۔

(اس حدیث سے بھی عبداللہ بن عمر رضہ کا حضور کے زمانہ ہمایوں میں جوان ہونا اسر ظاہر ہو رہا ہے) اور اگر ہم بفرض محال یہ بھی مان لیں کہ عبداللہ بن عمر رضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مسعود میں بیشک لڑکے ہی تھے۔ تب بھی کوئی قباحت نہیں۔ سو جسے کہ :-

(الف) مقدمہ سید شریف جرجانی (جو اصول حدیث کا ایک مختصر رسالہ ہے) میں ہے۔

واختلف فی الزمن الذی یصح فیہ السماع من الصبی قیل خمس سنین وقیل یعتبر کل صغیر بحالہ فاذا فہم الخطاب ورد الجواب صحح سماعہ وان کان دون خمس - اور علماء نے اوس زمانہ (یعنے عمر) کے متعلق اختلاف کیا ہے جس میں کہ بچہ کی سماعت معتبر ہو سکتی ہے۔ ایک قول تو (اس بارہ میں) یہ ہے کہ وہ پانچ سال کی عمر ہے۔ اور یہ بھی ایک قول ہے کہ بچہ کا ہر حال کا سماع معتبر ہو سکتا ہے۔ اور جب وہ بات سمجھ لے۔ اور اس کا جواب دیدے۔ تو ہمارے نزدیک اوس کی سماع صحیح ہے۔ خواہ اوس کی عمر پانچ سال سے بھی کم ہو۔

(ب) امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے کہ "بچہ کا سماع کب معتبر ہو سکتا ہے؟" اور وہ اس کے ضمن میں ایک حدیث لاتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

عن محمود بن الربیع قال عقلت من النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مجة مجہا فی وجہی وانا ابن خمس سنین

محمود بن ربیع کہتے ہیں۔ مجکو یاد ہے۔ کہ جب میں پانچ سال کا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ پر کلی کی تھی

اس سے پہلے قول کی تائید ہوتی ہے۔ یعنے یہ کہ بچہ کی سماعت اوسوقت معتبر ہے جب وہ پانچ سال کا ہو

سوال نمبر ۲ - رفع یدین کا حکم ابتداء اسلام میں تھا۔ پھر منسوخ ہوا۔ چنانچہ بنایہ شرح ہدایہ میں ہے

(الف) عبداللہ بن زبیر رضہ نے ایک آدمی کو مسجد حرام میں نماز پڑھتے دیکھا۔ کہ وہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتا تھا۔ لہذا عبداللہ بن زبیر نے اوس سے کہا۔ کہ رفع یدین مت کر کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء اسلام میں رفع یدین کیا تھا۔ پھر آپنے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا اور منسوخ ہوا۔

(ب) ابن مسعود رضہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کی۔ تو ہم نے بھی رفع یدین کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کرنا چھوڑا تو ہم نے بھی چھوڑ دیا۔

جواب نمبر ۲ - اس کا جواب کئی طرح پر ہے۔ اولاً یہ کہ صاحب بنایہ اور دیگر شارحین ہدایہ محدثین سے نہیں ہیں۔ جیسا کہ موضوعات کبیر میں ملا علی قاری لکھتے ہیں (وصاحب النہایة وبقیة شراح الہدایة لیسوا من المحدثین) پس جب وہ محدثین سے نہیں تو وہ کیا جانیں کہ فلان حدیث صحیح ہے فلان ضعیف ہے فلان موضوع ہے۔ فلان ناسخ ہے۔ اور فلان منسوخ ہے۔ ع قدر گوہر شاہ بداند یا بداند جوہری

ثانیاً اصول حدیث کی کتابوں میں ہے۔ کہ قول وفعل وفہم صحابی حجت نہیں (ملاحظہ ہو مقدمہ سید شریف جرجانی، ظفر الامانی - نیل الاوطار - اعلام الموقعین - دراسات اللبیب اور تنویر العینین) لہذا عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن زبیر کا قول وفہم حجت نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً جبکہ وہ صحیح حدیثوں کے مخالف ہو۔ ثالثاً اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن مسعود کے یہ اقوال درست ہیں تو وہ قائلین رفع ہی کے مفید ہوں گے۔ نہ مانعین کے کیونکہ قائلین تو رفع یدین کو سنت غیر موکدہ کہتے ہیں اور جب سنت موکدہ تک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی ترک فرمایا ہے۔ تو سنت غیر موکدہ کا کبھی کبھی چھوڑنا کوئی عجب بات نہیں۔ تاکہ اس سے یہ معلوم ہو جائے۔ کہ یہ فعل واجب نہیں۔ کیونکہ جو فعل واجب ہوتا ہے۔ اوس کا ایک مرتبہ بھی ترک کرنا جائز نہیں۔ اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ صحابہ ہمیشہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔ بلکہ اون سے جو مفہوم ہوتا ہے۔ وہ فقط عدم رفع ہے۔ اور اس کا دوام اور عدم دوام بالکل تاریکی میں ہے۔ اور جب وہ روایات (جو اوس کی معارض اور رفع کی دلیل ہیں) اون سے ملائی جاویں۔ تو ثابت ہوگا۔ کہ صحابہ نے کبھی تو رفع یدین کیا ہے۔ اور کبھی نہ کیا۔ اور یہی ہمارا مقصود ہے

رابعاً دراسات اللبیب میں ہے کہ "نسخ قطعی تصریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے۔ جس امر کو آپ فرمائیں۔ کہ فلاں امر کے واسطے پہلے میں نے جو حکم دیا تھا۔ اور اب یوں کہتا ہوں۔ کہ فلاں امر کو اب منسوخ کرتا ہوں۔ جیسے کہ نہی زیارت قبور اور نسخ نہی استعمال ظروف شراب میں وارد ہے" اس کے موافق بھی حدیث رفع منسوخ نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم ناسخ ثابت نہ ہوا۔ خامساً وائل بن حجر آخر میں اسلام لائے ہیں۔ اور ان سے رفع کی احادیث

ahmadimuslim.de

مختلف طرق سے مروی ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رفع کی احادیث منسوخ نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ مولوی احمد علی صاحب مرحوم سہارنپوری ترمذی کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ وائل بن حجر (جو راوی ہیں۔ رفع کی احادیث کے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ دیکھا۔ کہ آپ نے رفع یدین کی۔ اور عبداللہ بن مسعود (جو راوی ہیں عدم رفع کے اور جن کی حدیث آگے آتی ہے۔ اور جو ضعیف ہے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس مرتبہ دیکھا۔ کہ آپ نے رفع یدین نہ کیا۔ پس پچاس دفعہ کا دیکھنا بمقابلہ ایک مرتبہ کے دیکھنے کے زیادہ معتبر ہے خصوصاً جبکہ وائل بن حجر ایک اعرابی (گنوار) تھے اور عبداللہ بن مسعود فقیہ تھے۔

جواب نمبر ۳۔ جزء رفع یدین میں ہے:۔

وائل بن حجر یمن کے شاہزادہ تھے۔ اور جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خاطر کی۔ اور ان کو جاگیر میں ایک قطعہ زمین دیا۔ اور ان کو معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا۔ (چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں) علقمہ اپنے باپ (وائل) سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جاگیر میں ایک زمین دی۔ اور میرے ساتھ معاویہ بن سفیان کو بھیجا۔ اور اہل علم کے نزدیک وائل بن حجر کا قصہ مشہور ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارہ میں جو کہا۔ اور ان کو جو دیا وہ بھی مشہور ہے۔ نیز یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی دفعہ گئے۔

امام بخاری کے بیان مافوق سے تردید ہو گئی کہ وائل بن حجر گنوار نہ تھے بلکہ معلوم ہو گیا۔ کہ وہ شہزادہ تھے۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ بلکہ کئی مرتبہ دیکھا۔ کیونکہ وہ کئی مرتبہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ پس ان کا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا دیکھنا برابر ہو گیا۔ یہ اعتراض کہ عبداللہ بن مسعود فقیہ تھے۔ اور وہ نہ تھے۔ قابل التفات نہیں۔ اس وجہ سے کہ تکبیر اولیٰ میں رفع کو دیکھنے میں جاہل اور فقیہ دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ دیکھنے کا کام جس سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ فہم سے۔ جو دیکھا ہے۔ وہ سکا البتہ یاد رکھنا کافی ہے لہٰذا اس حیثیت سے بھی عبداللہ بن مسعود اور وائل بن حجر برابر ہو گئے بلکہ وائل بن حجر عبداللہ بن مسعود سے ایک بات میں بڑھ گئے۔ کہ انہوں نے جو روایات کی ہیں۔ وہ متفرد اور شاذ نہیں ہیں بلکہ صحیحین وغیرہ کی روایات ان کی شاہد مؤید اور مثبت ہیں۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی روایت تقریباً سب صحابہ کی روایات کے مخالف ہے۔ اور اس میں بہت سی علتیں ہیں۔ جس سے اس کا کمال ضعیف ہونا ثابت ہو گیا۔ جس کا ذکر ہم نے آگے کیا ہے۔

اب اس مسئلہ کا ہم دوسرا رخ دکھاتے ہیں۔ یعنے رفع کے دلائل بیان کرنے کے بعد عدم رفع کے دلائل بیان کر کے ان پر تنقید کریں گے۔

(باقی باقی)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ مورخہ ۱۰ محرم

فطرت و جبلت

(از مولوی ابو داؤد محمد عبداللہ صاحب مدرس جامع مسجد بہاولپور)

اہلحدیث ۲۰ نومبر کے پرچہ میں فاضل اڈیٹر نے مذاکرہ علمیہ کے عنوان سے علماء کو ان دو حدیثوں میں تطبیق دینے پر متوجہ کیا ہے۔ جن میں ایک فطرت انسانی کا اٹل ہونا ظاہر کرتی اور دوسری اسے زوال پذیر بتلاتی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کے جس باب کی یہ حدیثیں ہیں۔ اسی کی ایک حدیث پہلے بھی کسی بھلے یا برے عنوان سے اہل علم میں بحث چھڑ کر ایک ایسی حد تک پہنچی تھی۔ کہ عاجز کی زبان حال نے اس میں حصہ لینے کے بعد کہا ✕ لو استقبلت من امری ما استدبرت ہی پکارا تھا اس مذاکرہ سے دلچسپی لینے والوں کو بھی اس کی ابتدا و انتہا پر خوب نظر رکھنی چاہئے۔ اور برائے خدا ان احادیث سے ذہول ہرگز نہ فرما لیا جاوے۔ جو کتب احادیث کے انہی ابواب القدر میں ملتی اور قضا و قدر کے جھگڑوں میں الجھنے سے ہمیں سخت ڈراتی ہیں۔ ایسے حل طلب امور پبلک میں لانے کی بجائے اور بھی تو کسی خاص طور پر بہتر سلجھ سکتے ہیں۔ع

اچھا اب سوال شایع ہوا۔ علماء اس پر قلمزنی فرمائیں گے عاجز بھی اپنی بساط کے موافق کچھ اس میں عرض کرتا ہے دونوں متعارض حدیثوں میں سے پہلی پر جو صحیح بخاری میں بلفظ کل مولود یولد علی الفطرۃ (یعنے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے) وارد ہوئی ہے۔ اہل تحقیق نے بہت کچھ لکھا۔ مگر اس دوسری روایت کے متعلق کہ پہاڑ ٹل جائے ٹل جائے۔ لیکن آدمی کو اپنی جبلیت سے کبھی ٹلتا نہ پاؤ گے۔ کوئی چنداں بحث سردست دیکھنے میں نہیں آئی پہلی حدیث میں ائمہ دین نے مختلف توجیہات کی ہیں منجملہ ان کے بعض نے فطرت سے وہ لوح صاف مراد رکھی ہے۔ جس میں کفر اور ایمان کسی بات کا بھی آدمی کو درک نہ ہو۔ چنانچہ آخر حدیث میں بچہ چارپایہ کے صاف سالم الاعضاء پیدا ہونے اور پھر اس میں کان وغیرہ قطع کئے جانے کی مثال سے اس معنے کو مطابقت دی گئی ہے۔ اور بعضوں نے اس سے محض نیکی کی قابلیت مراد سمجھی۔ بعض نے اسے روز میثاق کے عہد پر لگایا۔ اور اسی کے لگ بھگ سب سے زیادہ مشہور قول اہل اسلام میں یہ چلا آتا ہے۔ کہ اس سے فطرت اسلامیہ مراد ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی میں بھی ہے۔

فاقم وجھک للدین حنیفا فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ۔ یعنے اور کہیں رخ بھی تو نہ کر بس سیدھا اپنے آپ کو اسی ایک فطرتی دین پر لگا دے جس پر خدا نے سب لوگوں کی آفرینش فرمائی۔ اس آفرینش کی کچھ بھی تبدیلی نہ ہونے پانے۔ آگے اسی آیت میں اس فطرت کو دین قیم سے تعبیر فرمایا۔ اور آگے چلکر یہ ارشاد ہوا۔ کہ نماز کو مضبوط رکھو۔ اور مشرکوں

ع قضا و قدر سے اس بحث کو تعلق نہیں۔ یہ بحث تو ان دو حدیثوں میں تطبیق سے متعلق ہے۔ قضا و قدر پر بحث یہ ہے کہ سوال کیا جاتا ہے کیوں لیا ہے۔ گو وہ بھی بغرض دریافت حال پوچھنا منع نہیں۔ چنانچہ صحابہ سے اس قسم کے سوال آتے ہیں۔ مگر یہاں وہ بھی نہیں۔ (اڈیٹر)

ؔ چونکہ مذاکرہ کی مدت بحث ۲ مہینے ہے۔ اس لئے تاریخ لکھی جایا کرے گی تاکہ مدت کا علم رہے (اڈیٹر) ٭ یعنے اگر انجام پہلے معلوم ہوتا تو میں ایسا نہ کرتا۔

سے مت ہو۔ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا یعنی ان سے جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے کہ کسی نے کوئی مذہب نکال لیا۔ یہ اسی فطری اسلام کو ان کا اپنا دین فرمایا۔ جسے وہ چھوڑ نکلے۔ اور قرآن شریف ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان پہلے پہل دنیا میں آیا۔ تو یہی اسلام ساتھ لایا تھا۔ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً الآیۃ یعنی سب لوگ پہلے ایک ہی تھے پھر پیچھے ان میں اختلافات پیدا ہوتے آئے۔ اور یہی وہ فطرت ہے جبکہ حضور علیہ السلام کے دودھ کو خمر پر ترجیح دینے کی روایت میں اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ کے لفظ سے اشارہ ہوا۔ اور ایسی ہی کئی اور حدیثوں میں بھی آئی ہے۔ اس کے سوا فطرت کے معنی میں اور بھی کئی باتیں ہیں۔ لیکن وہ سب کی سب مخدوش ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ اس میں کثرت اقوال کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ اہل اعتزال نے اس حدیث سے کفر و فسوق کے ایجاد بندہ ہونے میں استدلال کرنا شروع کر دیا۔ تو علمائے سنت کو فطرت کے معنی ہی دوسرے پڑھنے پڑے۔ مثلاً بعض نے یہ تجویز کیا کہ ہر شخص بھلی بری اپنی اپنی فطرت پر ہی آتا ہے۔ غرض اسلام ہو یا کفر وہ سب تقدیر ہی لاتا ہے لیکن جب والدین وغیرہ کا نتیجہ بدلکر اپنے دین پر کر لینا بھی داخل تقدیر سمجھا جائے۔ جیسا کہ سمجھنا چاہئے۔ تو ایسی تاویلات کی حاجت نہیں رہتی۔ اور نہ معتزلہ کا اس میں کوئی داؤ چل سکتا ہے۔ اور سلف صالحین (مراد صحابہ رضی اللہ عنہم) کو دیکھئے۔ تو وہ تقریباً اس میں یکزبان نظر آئیں گے کہ فطرت سے مراد اس حدیث میں اسلام ہے اور بس۔

واضح رہے کہ فطرت کا عملی تعلق چونکہ اس ہستی سے نہیں۔ اس لئے شریعت کے ظاہری احکام میں بھی اس پر کچھ مدار و انحصار نہیں رکھا گیا۔ اسی لئے کافر کے بچے کو مسلمان بغیر تحقیق قرار دیکر باپ کا وارث نہ کیا جاوے یا مشرکین کی اولاد کا ہم جنازہ پڑھ لیا کریں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ احکام شرعیہ میں ہم فرمان نبوی اللہ اعلم بما کانوا عاملین پر ہی کاربند رہیں گے۔ تفسیر خازن میں ہے:

فطرت اللہ ھی الخلقۃ التی خلقت الخلقۃ علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ولکن لا اعتبار بالایمان الفطری لانہ موجود حتی فی الکفار وانما الاعتبار بالایمان الشرعی المکتسب بالارادۃ والتعلیم

یعنے فطرت پیدائشی ایمان کا نام ہے۔ مگر اس کا یہاں کچھ اعتبار نہیں۔ کیونکہ وہ تو کفار تک میں بھی موجود ہے یہاں تو صرف شرعی ایمان کا اعتبار ہے۔ جو آدمی کے کسب و ارادہ سے حاصل ہو۔

یہی احکام دنیا میں فطری ایمان کے نا معتبر پایا جانے سے لکھتے ہیں۔ امام محمد رحمہ اللہ صاحب ابو حنیفہ رحمہ اللہ صاحب نے دھوکہ کھایا۔ اور حدیث فطرت کو اب منسوخ سمجھ لیا۔ حالانکہ ایسا بالکل نہیں۔

ان سب بیانات سے واضح ہوا کہ فطرت کا صحیح معنے اسلام ہے۔ اور یہ کہ یہ اسلام دنیا میں آتے آسمان پلٹا بھی کھا سکتا ہے۔

اب آیئے اس دوسری حدیث کی طرف جس میں طبع انسانی کا لا تبدیل ہونا فرمایا گیا ہے کہ پہاڑ کا جگہ چھوڑ جانا سنو تو باور کرلو۔ مگر کسی آدمی کا اپنے خلق سے بدلنا سنو تو اس کی بات تصدیق کرو۔ کیونکہ وہ اپنی جبلت پر ہی آ رہے گا۔ یہ روایت مسند امام احمد رحمہ اللہ کے حوالہ سے مشکوٰۃ میں لائی گئی۔ سارے حفاظ محدثین سے اس کی صحت کا پتہ بھی چلتا ہے۔ اس میں خلق اور جبلت ایک ہی معنے کے دو لفظ ایسے ہیں۔ جو پہلی حدیث کے لفظ فطرت سے لگا کھاتے ہیں۔ مگر بعض وجوہ کا ان سے یہاں امتیاز رکھتے ہیں۔ مثلاً وہ تغیر پذیر ثابت ہوئی۔ اور یہ غیر مبدل اور وہ پہلے کی چیز ہے۔ جو ہمیں کسی طرح نظر بھی نہیں آئی۔ اور اخلاق پیچھے ظاہر ہوتے اور ہمارے مشاہدے ہی میں آتے ہیں۔ تو ہم ان کے آدمی میں سنبھال سمجھنے کی بابت مامور ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ خلق کلام عرب میں عادت مستمرہ پر اطلاق پاتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ خلق نبوی بھی قرآن مجید تھا۔ اور آئینہ دیکھنے کی دعا میں ہے کہ یا اللہ جیسا میرا وجود اچھا بنایا میرا خلق بھی عمدہ کر اور مقام حدیبیہ میں جب آنحضرت صلعم کی اونٹنی حرم کو قدم اٹھانے سے رہ گئی۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر اڑ جانے کی علامت کی۔ آپ نے فرمایا۔ اڑی نہیں۔ نہ اڑنا اس کا خلق (یعنے عادت) ہے بلکہ اسے خدا نے روک رکھا ہے ایسے ایسے محاورات سب خلق کو عادت اور خصلت کا ہم معنی ثابت کرتے ہیں۔

عادات کا اٹل ہونا ایک ایسا مشہور امر ہے کہ انہیں ضرب المثل میں بھی آدمی کی طبیعت خامسہ دیئے جا رہے اخلاط بنتے ہیں اور پانچویں کو یا یہ۔ اور بعض سے طبیعت ثانیہ بھی بولتے ہیں) شمار کیا گیا ہے۔ نیز دانا خصائل کو ایک مستقل ہستی گنتے ہوئے اور اسے عادات کو اوائل اور عادات سادات کو سادات العادات سے تعبیر کرتے ہیں۔ غرض عادات و اخلاق کو عرف عام بھی مستقل اشیا کے شمار میں لاتی ہے

جبال (پہاڑ) اپنی جگہ چھوڑ جاتیں۔ مگر ذرا سی جبلت نہ ٹلے اور فطرت خداد تو رخصت ہوتے دیر نہ لگائے مگر عادات پیچھے کی پڑی ایسی پیچھے پڑیں۔ کہ جان ہی جائے تو جائیں۔ یہ ایک ایسا سوال پیدا ہوتا ہے۔ جس کا سوا نیرنگی تقدیر کہنے کے کوئی درحقیقت صحیح جواب نہ ہوگا۔ مگر ظاہراً جہاں تک سمجھ میں آتا ہے اسکی دو طرح پر تشریح ہو سکتی ہے۔

(۱) فطرت کا تو اس ادنیٰ ہستی میں ذکر ہی کیا۔ مگر اس عالم اسباب میں آدمی کی موجودہ حالت ضرور اس کی سرشت یعنے مادۂ تکوین ہی کے تابع ہوئی چاہئے۔ چنانچہ جس جس قسم کی طینت سے کسی کا خمیر تخمیر ہوا ہو اسی کے موافق اس میں آثار بھی پائے جانے لازمی ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب القدر ہی میں انہی امام احمد رحمہ اللہ کے حوالے سے یہی ایک روایت آئی ہے۔۔

ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض منہم الاحمر والابیض والاسود وبین ذلک والسھل والحزن والخبیث والطیب۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے آدم کو ساری زمین سے مٹی کی مٹھی لیکر پیدا کیا ہے۔ اسی لئے زمین ہی کے مختلف مدارج پر اس کی اولاد آئی۔ کوئی سرخ ہے کوئی سفید کوئی کالا کوئی اس کے درمیان اور کوئی نرم یا کوئی سخت اور کوئی گندہ ہے کوئی پاک۔ اس روایت میں نرمی سختی وغیرہ کا ذکر بطور تمثیل ہے۔ اور اس میں جہان بھر کے اخلاق جو مختلف طبقات انسانی میں پائے جاتے ہیں داخل ہیں۔

۵۷ مہربانی کرکے نامہ نگار اردو سلیس اور خوشخط لکھا کریں (اڈیٹر)

بس جو چیز کہ انسان کی سرشت ہی میں داخل ہو اس کا زوال یا ناکیونکر باور کیا جا سکتا ہے۔ دنیا شاہد ہے کہ بد مزاج آدمی کی خو بو اس کے ساتھ جاتی ہے۔ اور بردبار حلیموں کی [illegible] کی طرح جان جاتی جائے مگر بردباری نہیں جاتی۔ بعض وہ طبائع ہوتی ہیں کہ انہیں فرو حیا پہ سخت سے سخت سرزنشیں کی جاتی رہتی ہیں۔ مگر ان کی اسی پر نقصانات اٹھاتے گذرتی ہے۔ بعض ایسے آگ بگولے کہ گویا فرمان نبوی صلعم لا تغضب لا تغضب (ارے غضب نہ ڈھا۔ ارے غضب نہ کر۔ ارے غضب کو روک) ان ہی کو ہو رہا ہے۔ مگر کیا کریں جبلت کہاں جاتے موت سے پہلے انہیں کبھی کوئی ٹھنڈا نہیں پا سکتا بس سرشت کو کوئی تعلیم بدل سکتی ہے۔ نہ تادیب بڑھیا نے سچ کہا تھا ؎

اذا کان الطباع طباع سوء

فلا ادب یفید ولا ادیب

دیکھئے جب چیز کی اصل ہی بری ہو تو اس میں کوئی تادیب کارگر نہیں ہو سکتی۔ اس بڑھیا نے بکری کے تھنوں سے بھیڑئیے کا بچہ پالا تھا جب بڑا ہوا۔ تو اس بکری کو پھاڑ ہی کھایا اس نے کچھ افسوسناک شعر کہے) بے شک تعلیم و تربیت کا اثر ہوتا ہے۔ مگر اتنا کہ آدمی اپنے اخلاق جبلیہ کا مظہر اس تعلیم کے موافق کر پاتا ہے نہ یہ کہ انسان سے وہ جبلت ہی چلی جائے۔ مثلاً غصہ ور کا غصہ تو کہاں جا۔ بگولہ تھی۔ مگر ہاں دینی تربیت پانے پر اب اس کے مورد غضب۔ دشمنان دین ہوں گے اور یہی نیک تعلیم کے مطابق اپنے اخلاق ذمیمہ کو محل لگانا کار ثواب ہے۔ اور یہی عادت کے جھوٹنے کی شاید اس شعر میں مقصود ہو گی ؎

جو خو پڑ گئی کس طرح دور ہو

وہ چھوٹے جو اللہ سے منظور ہو

(۲) دوسرا احتمال اس حدیث میں یہ ہو سکتا ہے کہ اس سے آدمی کی وہ نیک و بد سرشت مراد ہے جسے وہ ماں کے پیٹ سے اپنے نام کندہ کرا کے لاتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کی کثرت سے احادیث آئی ہیں۔ جن سے انسان کا مستقبل اللہ کے علم میں پہلے سے لکھا ہوا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ نامعلوم نوشت جس طرح ہمارے کسی فعل کی علت نہیں قرار دی جا سکتی۔ اسی طرح اس کے وجود اور زوال و عدم زوال کا مسئلہ بھی اس کے علم ہی سے متعلق ہے۔ اور اس معنے پر کسی کے جبلت کو چھوڑ دینے کی تصدیق نہ کرنے کا حکم صرف انہی لوگوں سے وابستہ سمجھا جائے گا جنہیں اس کی جبلت کا علم بھی ہو۔ جیسا کہ خضر ع کو اس لڑکے کی نسبت معلوم تھا جسے مارا۔ اور ایسے ہی کئی ان کفار و منافقین کا حضور نبی علیہ السلام کو حال روشن تھا جن کے دلوں پر خدا کی جناب سے مہر لگ چکی تھی۔ اور ایسا ہی علم حضرات انبیا علیہم السلام کے حاشیہ نشینوں سے بھی کچھ مستبعد نہیں ہے۔

یہاں یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہر آدمی جب فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ تو پھر بعض آدمیوں کی بری جبلت بھی اسی فطرت کے ساتھ ساتھ ہی کیسے آ گئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خطرات تو محض اس کی اصلیت ولادت کی کیفیت حالیہ کا نام ہے جو اس میں پہلے سے موجود تھی۔ اور جبلت اس کی آئندہ حال کا نقشہ ہے جسے علم الٰہی نے پہلے سے کھینچ دیا۔ اس میں شناخت ہی کیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک درخت کو دیکھو جسے قدرت نے ٹھنڈا ہی پیدا کیا۔ اور ٹھنڈا ہی بڑھا بڑا ہوا۔ مگر اب اسے گھسا ہیں تو اس سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کا سرد اور سالم پیدا ہونا بھی بجا اور خود صحیح ہے۔ اور اس کی سرشت میں آگ کا وجود بھی بدستور مسلم امر ہے اور یہ کہنا بھی بالکل بجا و درست ہوتا ہے کہ اسے کوئی نہ چھیڑے تو اس سے کبھی آگ نہ نکلے۔ بس اسی مادے ہوتے ہوئے اس کی چھیڑ چھاڑ پھرنے میں انسان کے ملائکہ بنک سے بھی عزیمت پا جانے کا راز مستتر ہے۔ اور انہی شرارت کے شرار دل کی تحریک ہی میں جس کسی کی کھینچا تانی ہو رہی ہے والعیاذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

ملک اودھ میں اشاعت سنت

(از جناب مولوی عبید الرحمن صاحب سفیر اہلحدیث کانفرنس)

الحمد للہ کہ توحید کا آفتاب درخشاں ہر جگہ پر تو ڈالے بدعات و شرک کا ہجوم اس کے سامنے مثل شب دیجور ہے۔ عاجز کو محرم۔ صفر ۳۳ھ میں اودھ کے دورہ و سفر کا اتفاق ہوا۔ پہلا قیام مقام فیض آباد اودھ کے مشہور شہر میں ہوا۔ مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی نے اعلان و دعوت قوم میں بہت سعی کر کے حسب معمول سالانہ جلسہ کرایا۔ فرق اس قدر تھا کہ بجائے دو تین تقریریں اسی عاجز کی ہوتی تھیں تائید و ضرورت اسلام میں مولوی صاحب موصوف بھی کبھی کبھی عاجز کو مدد دیا کرتے تھے۔ جزاہ اللہ اس کے بعد سلطان پور اودھ میں یہ عاجز ٹھہرا وہاں رجبی کا شور و غوغا تھا۔ یہ عاجز محلہ لالپوری میں ٹھہرا ناواقفوں نے یہی سمجھا کہ رجبی کچھ جو سے آتا ہوا۔ چنانچہ مولوی کچھ پوچھتے کے اور الہ آباد کے بھی آئے جب پوری کیفیت مجھکو معلوم ہوئی۔ تو میں نے اس کی تردید شروع کی۔ شہر میں اس کا چرچا ہو گیا۔ اور چار اس عاجز کی تقریریں ہوئیں۔ سب میں توحید کی اشاعت ہوئی۔ لوگ بہت محظوظ ہوئے۔ اور جو لوگ شرک کی بدبو سے دماغ بالکل خراب کر چکے تھے انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ اس مخالفت سے زیادہ شہرت ہو کر لوگوں کو بیانات سے خواہ مخواہ واقف ہونے اور دلچسپی لینے کا موقع ملا۔ تین وعظ وہاں کی جامع مسجد میں ہوئے۔ مولوی عبد العزیز امام مسجد الٰہ پور بہت ساعی رہے۔ پندرہ بیس روز رہنے کا اتفاق ہوا۔ بہت لوگ اس طرف مائل ہو گئے۔ اور دوسروں سے جواب طلب کرنے لگے۔ اور یہ مثالیں سنانے لگے کہ سورج کے سامنے کوئی چراغ یا شمع کام نہیں کر سکتی بہت لوگ متفق ہو گئے۔ اور تائب ہو کر بیعت بھی کر چکے ہیں۔ اب بھی ادھر طرف سے برابر دعوتی خطوط آتے ہیں۔ مگر بوجہ عدم فرصت اور کثرت اشغال المتواتر براہ راست اہل توحید کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ توجہ فرما دیں۔ وہاں سے امیٹھی گیا۔ مولوی عبد العزیز صاحب

ahmadimuslim.de

شہر سے باہر پہنچائے گئے۔ جس کی وجہ یہی معلوم ہوئی۔ کہ لوگوں کا خطرہ بھی تھا۔ اپیٹھی میں عبدالصمد خان صاحب کو دریافت کیا۔ حکیم صاحب کے مکان پر قیام رہا۔ جن کو عبدالصمد خاں اچھی طرح جانتے ہیں محمد سعید صاحب نے خوب برتاؤ کیا۔ جزاہ اللہ خیراً افسوس یہی رہا۔ کہ عبدالصمد خاں صاحب نے جو اخبار اہلحدیث کے ناظرین کو دلاک اور دھکی دینی بات بتایا کرتے ہیں۔ اور اس امر کے شاکی ہیں۔ کہ کوئی نہیں کرتے۔ چنانچہ ۲۲ محرم سنہ ۳۳ ھ کے پرچہ میں بھی ان کا مضمون بعنوان بالا شایع ہوا ہے جس میں شاہ محمد شفیع صاحب کا ذکر ہے مولوی صاحب مذکور کا اور اس عاجز کا دو جلسوں میں [illegible] کی مسجد کے ساتھ ہوا ہے قصبہ سترایا اور قصبہ [illegible] ضلع ہردوئی میرے سامنے قبر پرستی اور [illegible] و دستار رسا [illegible] ناچ اور خانقاہوں کے [illegible] خوروں کی خوب تردید کی ہے

یہ واقعہ مختصراً اس وجہ سے لکھا گیا ہے کہ عبدالصمد خاں صاحب نے پرچہ اہلحدیث میں اس نام کے مولوی صاحب کے جو حالات لکھے وہ نہایت افسوسناک ناشائستہ حرکات ہیں۔ ہم اپنے دوست مذکور کی نسبت تو یہی کہتے ہیں۔ کہ اس کو خدا عرس و تعزیہ داری سے محفوظ رکھے۔ اور قبروں کی پختگی اور مزاروں کی آرائش سے بچائے۔ کیونکہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مٹایا ہوا اور رب العالمین کا حرام کیا ہوا ہے۔ اور چاروں خلفاء اور چاروں امام کے بھی خلاف ہے۔ لہذا ایسا آدمی نہ سنی ہے نہ حنفی نہ شیعی نہ مالکی مذہب ہے نہ صوفی۔ غرضکہ ایسے آدمی کا مذہب قرآن و حدیث کے خلاف ہے خدا کرے۔ اور کوئی ہوں۔ جو عبدالصمد خاں صاحب بتاتے ہیں مجکو بھی رائے دیں کہ کیا تدبیر وہاں کی پوری تبلیغ و اصلاح سوچ کر کی جاوے۔ [illegible] ہم نے سوچی ہے۔ اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

والسلام عبدالرحمن کفاہ المنان

رزق حلال طیب

(از جناب مولوی عبید الرحمن صاحب)

اللہ تعالے اپنے بندوں کو خورد و نوش کی تعلیم بھی اسی طرح فرماتا ہے۔ جیسا کہ فرائض و عبادات کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اپنے عمل و فرمان سے اوسکا نقشہ امت کے سامنے کر کے اوس تعلیم کو سہل و خوشگوار کر دکھایا۔ وہ سونے پر سہاگہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالے نے یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون۔ یعنے اے ایمان والو۔ کھاؤ پاکیزہ اشیاء جو ہم نے تمکو عطا کی ہیں۔ اور خدا کے سچے قدردان شکر گذار بنے رہو۔ اگر تم اوسی کے عابد بننا چاہتے ہو اس آیہ کریمہ میں اکل طیبات اور عبادات کو مربوط کیا گیا ہے عابد بننے کیلئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کھانا پاکیزہ ہو ناپاک کھانے سے دلپر سیاہی اور غفلت کا حجاب واقع ہوکر حسنات و عبادات کے مراتب سے روک دیتا ہے اور قسوۃ قلب پر چڑھتے چڑھتے آدمی بے باک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دارین کے خطرات کا سامنا ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

یہ بھی اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً۔ یعنے جو زمین میں حلال اور پاکیزہ ہو اوس میں سے کھاؤ۔ معلوم ہوا کہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں شئے پاکیزہ نہیں ہوتی۔ حلال ہوتی ہے یا پاکیزہ ہے دوسری صفت اوس میں نہیں۔ جسکی وجہ سے قابل خورد شئے ہو۔ یہی دونوں کیفیتوں سے منکشف ہو۔ تو وہ ہمارے بنانے کے قابل ہے۔ اور بھی متعدد آیات ہیں جن کا ماحصل ہے۔ کہ خورد و نوش میں حلال اور پاکیزگی کا مد نظر رکھنا منشاء خداوندی ہے۔ اللہ تعالے نے ناپاکی اور گندگی سے اپنے بندوں کو بچنے کی تعلیم طرح طرح پر فرمائی ہے۔ ظاہر و باطن پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے اور اوس کی تدبیریں اور اصول سمجھا دئے ہیں۔ لباس و جسم کی ستھرائی جس طرح مفصل مذکور ہے۔ اسی طرح کھانے پینے کی بھی ہے۔

دراصل مومن مسلمان کی غذائے جسمانی رزق حلال طیب ہے۔ اس میں فرق آنے سے ایمانی ذمہ داریاں اور اسلامی عہدہ جاریاں ضعیف پذیر ہو جاتی ہیں ہمیں بسر خیال و غور سے کام لیا جانے۔ تو مقام خوفناک ہے۔ بعض اصحاب سوال کیا کرتے ہیں نصاریٰ اور یہود اور مجوس و مشرکین و ہنود کا کھانا اون کے گھر کا پکا تناول کرنا جو اون کے مذہب سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ جائز اور مباح و حلال ہے یا نہ۔ جواب بھی بعض مرتب یہی ملتا ہے۔ جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے یہود کی دعوت قبول فرمائی ہے۔ صرف اسی قدر جواب پر اکتفا تحقیق اور تنظیف طعام سے بعید ہے۔ کیونکہ احادیث ایسی بھی وارد ہیں۔ جن سے کفار مشرکین کے کھانے سے پرہیز رکھنا ثابت ہے۔ چنانچہ صحیحین میں روایت ابن ثعلبہ کے موجود ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

قلت یا رسول اللہ انا بارض لقوم اہل الکتاب افنأکل فی آنیتہم قال ان وجدتم غیرہا فلا تأکلوا فیہا وان لم تجدوا فاغسلوہا وکلوا فیہا

ترجمہ۔ میں نے آنحضرت سے پوچھا کہ ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے زمین میں (علاقہ میں) ہوتے ہیں۔ کیا اون کے برتنوں میں کھا لیا کریں۔ آپنے فرمایا اگر تم اور برتن پاؤ۔ تو مت کھاؤ۔ اور اگر اہل کتاب کے برتنوں کے سوا مسلمانوں کے برتن نہ ملیں۔ تو اون کو دھو کر برت لیا کرو۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ کے برتن بھی نہ برتنے چاہئیں۔ جب تک مسلمانوں کے برتن ملیں۔ اور اگر مجبوری ہو۔ تو اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے برتن دھو کر استعمال کرنے چاہئیں کھانا تو در کنار یہاں تو برتنوں کے برتنے میں بھی تامل ہے۔ ابو داؤد و امام احمد وغیرہ نے جو روایت نقل کی ہے۔ اوس کے الفاظ یہ ہیں۔ انا ارضنا ارض اہل کتاب وانہم یاکلون لحم الخنزیر ویشربون الخمر فکیف تصنع بآنیتہم وقدورہم قال ان لم تجدوا غیرہا فارحضوہا بالماء واطبخوا فیہا واشربوا۔ یعنے ہمارا علاقہ اہل کتاب

ahmadimuslim.de

کا ہے۔ اور وہ لوگ سؤر کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور شراب پیتے ہیں۔ پس اون کے (یہود و نصاریٰ کے) برتنوں کا کس طرح استعمال کریں۔ اور ان کی ہنڈیوں۔ پتیلیوں کا آپنے فرمایا۔ اگر ان برتنوں کے سوا نہ ملیں۔ تو اون کو پانی سے صاف کرلو۔ اور ان میں کھانا پکالو۔ اور ان میں پانی لو۔ اس سے صاف ظاہر ہوگیا۔ اون کے حرام کھانے پینے کی وجہ سے مسلمان کو ان کا پکا ہوا ہی نہ کھانا پینا چاہئے۔ بلکہ اون کے برتنوں کو اگر لاچاری ہو صاف کرکے اون میں کھانا پینا استعمال کرسکتے ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا۔ کہ آنحضرت کی دعوت تحقیقی طور پر صفائی۔ ستھرائی اور پاکیزگی پر محمول ہے ورنہ آپ امت کو جو تعلیم فرمائیں وہ بھی پاک ناپاک یا حرام حلال کے متعلق اوس کا خلاف آنحضرت کریں۔ نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ۔ یہ تو خیال بھی نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ بصراحت جو حکم وارد ہوا ہے۔ اوس پر ہمکو پابند اور مستقل رہنا چاہئے۔ دنیاوی آسائش اور لذت کے خیال سے بھی حتی الوسع بچنا چاہئے۔ اگر ہوجاوے تو عمل میں نہ آنا چاہئے۔ ترمذی میں حدیث وارد ہے

سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس فقال انقوھا غسلاً واطبخوا فیھا

یعنی آنحضرت سے چند صحابہ نے سوال کیا۔ کہ مجوسیوں کی ہنڈیوں (وغیرہ کو) استعمال کرلیا کریں آپنے حکم دیا۔ کہ اون کو دھوکر خوب صاف کرلیا کرو۔ اور ان میں کھانا پکالیا کرو۔

معاملہ صاف ہے۔ مجوس لوگوں کے کھانے کی بے صفائی ہوگئی۔ اون کا برتن بھی بغیر دھوئے مانجھے برتنے کا حکم نہیں ہے۔ چہ جائیکہ اون کا کھانا ان احادیث پر غور کرنے کے بعد اور کلام اللہ سے استفادہ کرنے کی حالت میں ایسے اشخاص مسئولین کا کھانا اور ان کے کھانے کو مثل طعام مومنین قرار دینا دور از تحقیق و تطہیر ہے۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین۔ یعنی بے شک اللہ تعالے گناہوں سے توبہ کرنے والوں کو اور ستھرائی و پاکی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ رب العالمین کی دوستی و محبت سے بڑھکر کوئی نعمت و عزت نہیں ہے۔

اللہم انی اسئلک حبک وحب من یحبک و حب عمل یقربنی الی حبک ؎

شراب محبت کا دے مجھکو جام
تو راضی ہو جس میں وہ لے مجھسے کام

(راقم عبید الرحمن کفاہ المنان)

مذاکرہ ور مذاکرہ

مولانا ابو الوفا نے ماشاء اللہ اخبار میں مذاکرات کی ایک عمدہ بنا ڈال رکھی ہے جس سے اہل علم اصحاب ہمیشہ موقع بموقع خوب دلچسپیاں لیتے اور عامہ ناظرین کے دامنوں کو قسم قسم کے جواہر معلومات سے بھرتے رہتے ہیں۔ مگر بعض مسائل چھیڑا چھیڑا کر ایسے بھی رہ جاتے ہیں جن میں کسی حَکم کے محاکمانہ توجہ فرمانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بعض مضامین اس بجائے کی طرف سے لکھے جاتے ہیں۔ کہ کسی دوسرے علمی بھائی یا اڈیٹر صاحب محترم کے مخالف رد نہ پڑیں۔ چونکہ مذاکرہ کا لفظ عربی میں ایک ایسی شرکت کے معنے دیتا ہے۔ کہ جب تک پیار ہی پیار سے ہم ایک دوسرے بھائی کے گلگیر ہوتے نظر آویں۔ تب تک نہ ہم مذاکرین کہلا سکتے ہیں۔ نہ وہ مضامین مذاکرہ بلکہ ان کا صحیح نام صرف تذکرہ ہوگا۔ اس لئے ان مباحث کی طرز تحریر کو بھی محاکمانہ رنگ میں لانا چاہئے۔ یا ان کا عنوان ہی بجائے مذاکرات کے تذکرات کردیا جائے۔

نیز قرآن شریف میں تواصی بالحق۔ اور تناہی عن منکر دو ایسے ایمانی اوصاف ثابت ہوتے ہیں۔ جن کے رو سے ہمیں ایک دوسرے کی داد حق دینا اور غلطی ہو تو اسپر مواخذہ کرنا ہر حال میں لازمی ہے۔ بنابریں کوئی ایسی صورت ہونی چاہئے۔ کہ تمام اہل قلم مفصل لکھنے سے نہ بھی فارغ ہوں۔ تو کچھ نہ کچھ تو امور مذکورہ مذاکرات میں ہاں ناں کر دکھایا کریں جس سے کسی بارے میں کثرت رائے ہی کا پتہ چل سکے (ابو داؤد عبد اللہ از بہاولپور)

اڈیٹر:۔ مذاکرات علمیہ میں سب اہل علم کو برابر کا حق حاصل ہے۔ یہ شرط کبھی نہیں ہوتی کہ کسی کے خلاف نہ ہو۔ نہ غالباً آج تک کسی نے ایسا کیا۔ بلکہ برابر اختلاف رائے ہوتا ہے۔ ہاں یہ شرط ضروری ہے۔ کہ اختلاف سے گزر کر مخالفت تک اور مخالفت سے شقاق تک نہ پہنچیں در اصل ان مذاکرات کے اجرا سے بڑی غرض یہ ہے کہ علماء کو اپنے خلاف سننے کی عادت ہو تاکہ اُن کی تنگ مزاجی کی اصلاح ہو۔ جس سے یہ مقدس گروہ بدنام ہے۔ جو صاحب کسی کے خلاف لکھنے سے پرہیز کرتے ہیں یہ اون کا اپنا خیال ہے۔ مذاکرہ کی شرط نہیں

ہاں محاکم کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ صحیح بات یہ ہے کہ مسائل شرعیہ میں کوئی امتی محاکم ہو نہیں سکتا۔ خلفاء راشدین کو تو ماتحتوں نے محاکم نہیں سمجھا۔ ہاں انتظامی معاملات میں اطاعت کرتے تھے۔ مگر اپنی رائے نہیں بدلتے تھے۔ کیونکہ ایسا کرنا تقلید ہے۔ اس لئے ہر ایک اہل علم بحکم حدیث کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ خود محاکم ہے۔ دوسرے لوگوں کے خیالات پر غور کرکے خود مستفید ہو سکتا ہے۔

باقی جناب کا فرمانا کہ سب اہل علم حصہ لیا کریں۔ میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں امید ہے آہستہ آہستہ رسم ہوجائیگی

البتہ اگر کوئی امر باعث استعجاب ہے تو یہ ہے۔ کہ علماء دہلی۔ بنارس اور سیالکوٹ حصہ نہیں لیتے۔ شاید کسی اہم کام میں مشغول ہوں گے

تقابل ثلاثہ } توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف ۴؍

مینیجر

فتاوے

س نمبر ۲۷- زکوٰۃ کتنی حیثیت والے شخص پر لازم ہے۔ اور زکوٰۃ کا مال کتنی حیثیت والا لے سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص زید نامی ایک لاکھ روپیوں کی ملک والا ہے۔ اوس کی چار لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں۔ وہ سب کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ اوس میں دو لڑکیاں چار یا پانچ ہزار کی ملک والے ہیں۔ باقی دو لڑکیوں ایک ڈیڑھ دو ہزار کی ملک والے دوسری سات آٹھ سو کے ملک والے۔ غرض جب کوئی عید برات ہو یا اون لڑکیوں کے گھر شادی وغیرہ ہو۔ ایسے وقتوں میں رواج ہے۔ کہ نذور سلامی وغیرہ کے طور سے تحفہ تحائف سے یا عمدہ کپڑوں کی جوڑے سے یا نقدیات سے سلوک کرتے ہیں۔ ان موقعوں میں زید نامی جو کچھ سلوک کرتا ہے۔ ان سب کو زکوٰۃ میں ہی داخل کر لیتا ہے کسی طور سے اون لوگوں کو یہ بات معلوم ہو۔ کہ دریافت کرتے ہیں۔ تو انکار کر دیتا ہے مگر در اصل وہ زکوٰۃ ہی میں دیتا ہے۔ آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہ۔ اور ان لوگوں کو معلوم ہو کر لینا جائز ہے یا نہ۔ (سی محمد اسمٰعیل بنگلور سٹی)

ج نمبر ۲۷- صورت مرقومہ میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی لینے والے کو خبر ہو۔ تو اوس کو لینا بھی جائز نہیں مذکوٰۃ کے مصارف خدا نے خود مقرر کر دئے ہیں یعنی مساکین ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جس مال میں زکوٰۃ کا مال ملیگا وہ سب تباہ ہوگا۔

س نمبر ۳۷ ایک جاہل شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا اتفاقاً چند ذی علم اوس کے مقتدی بنے۔ وہ شخص قرآن شریف بالکل غلط پڑھ رہا تھا۔ جس کی انتہا نہیں کم از کم فی سطر پانچ سات غلطیاں ہونگی۔ دانا مقتدیوں کی اس قرات پر ہوش گم ہو گئے۔ وہ سوچنے لگے۔ اگر سر سطر اتنی غلطیوں کی صحت کی جاتے۔ ضرور کوئی فتنہ کی صورت ہوگی۔ خاموش ہو کر کے نماز پوری کر دی۔ اس صورت میں وہ لوگ دوبارہ نماز ادا کریں یا وہی اگلی نماز کافی ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۳۷- جن غلطیاں معاف ہیں بعض قابل گرفت ہیں۔ اگر وہ غلطیاں ایسی ہیں۔ جن سے معانی قرآن مجید کے بگڑتے ہوں۔ وہ معاف نہیں ایسی صورت میں نماز دوہرالیں تو جائز ہے۔

س نمبر ۴۷- ایک شخص شادی کیا۔ اوس وقت وہ مالدار تھا۔ رفتہ رفتہ وہ کسی سبب سے غریب بن گیا اس صورت میں وہ شخص جو کچھ زیور اپنی عورت پر ڈالا تھا۔ اس زیور کو مہر میں ادا کر سکتا ہے یا نہ (ایضاً)

ج نمبر ۴۷- زیور دیتے ہوئے عورت کی ملک اگر نہیں کہا تھا۔ تو اب مہر میں مجرا ہو سکتا ہے۔ اور اگر اوس کی ملک کر دیا تھا۔ تو مہر باقی رہے گا۔ اگر عورت معاف کر دے تو جائز ہے۔

س نمبر ۵۷- مرد کے لئے اپنی عورت کا دودھ کوئی ضروری وقت دوائی میں ملا کر پینا جائز ہے یا نہ۔ اگر جائز ہے۔ تو اوس کی کتنی مقدار ہے۔ اگر پینا جائز نہیں۔ تو آنکھوں میں چند قطرے ڈالنا یا جلد بدن پر ضماد کرنا جائز ہے یا نہیں۔ واضح طور سے بیان فرما دیں (ایضاً)

ج نمبر ۵۷- جمہور علماء کے نزدیک عورت کا دودھ پینے سے عورت حرام نہ ہوگی۔ مگر حضرت عائشہ کی روایت کے مطابق حرام ہو جائے گی اس لئے پرہیز لازم ہے لیکن ضماد کرنے اور آنکھوں میں ڈالنے میں تو کوئی حرج نہیں۔ ۵ ر دخل غریب فنڈ

س نمبر ۶۷- بارھویں ربیع الاول، اور گیارھویں ربیع الثانی کے ذبیحے جو بہ نیت تقرب الی غیر اللہ تعالےٰ خریدے جاویں۔ اون کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں! اور ذبح کے وقت بسم اللہ و اللہ اکبر کہکر ذبح کرنے سے ایسا جانور حلال ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نیت تقرب الی غیر اللہ تعالےٰ ہے۔ تو یہ شرک ہے یا نہیں۔ اور اس کا فاعل مشرک ہو جائے گا یا نہیں۔ اگر تقرب الی غیر اللہ تعالےٰ نہیں۔ صرف خوشی ولادت میں جانور ذبح کئے جاویں۔ دعوت دی جاوے۔ تو یہ فعل بدعت ہے یا نہیں بینوا و توجروا المستفتی خریدار نمبر ۴۲۲۱ از معسکر بنگلور

ج نمبر ۶۷- تقرب کے معنے عبادت کے ہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا۔ وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔ الوسیلۃ کے معنے ہیں۔ التقرب یعنے خدا کی عبادت (تقرب) حاصل کرو۔ امید نفع اور بیم ضرر عبادت کی بنا ہے یعنے عبادت ان پر مبنی ہے اسی لئے فرمایا۔ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ جس کا صحیح مطلب یہ ہے۔ کہ جو چیز اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لئے بطور تقرب کے مقرر کی جائے۔ وہ حرام ہے۔ کیونکہ شرک پر مبنی ہے۔ پس صورت مرقومہ میں فعل مذکور شرک ہے اور شے مذکور حرام۔ خوشی ولادت میں بطور عقیقہ مسنونہ کے جائز ہے۔

س نمبر ۷۷- ایک شخص مسلمان سوٗر کا گوشت بیچتا ہے۔ جو ولایت سے ٹین میں رکھکر خوبصورت لیبل۔ مزین ہو کر آتا ہے۔ اور یوں ہی وہ گوشت بقر وغیرہ ماکول اللحم جو وہاں سے ٹینوں میں ہو کر آتا ہے۔ خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۷۷- سوٗر کے گوشت کا اگر یقین ہے۔ تو مسلمان کو اوس کی بیع جائز نہیں۔ مشکوک حالت میں بھی پرہیز واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے من اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ جو شبہات سے بچے گا۔ وہ اپنا دین بچالے گا۔

س نمبر ۸۷- ایک شخص معازف و مزامیر کے پرزے بیچتا ہے۔ آیا یہ بیع و شرا جائز ہے یا حرام۔ (ایضاً)

ج نمبر ۸۷- معازف مزامیر چونکہ خود جائز نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ آنحضرت فرماتے ہیں مجھے ان کے توڑنے کا حکم ہے۔ اس لئے اوس کے پرزوں کی بیع شرا بھی جائز نہیں۔

س نمبر ۹۷- ایک شخص مسلمان بیٹھا باتیں کرتا رہتا ہے اذان کی آواز سنتا ہے نماز نہیں پڑھتا جمعہ میں صرف آتا ہے۔ ایسا شخص مسلمان ہے یا بیدین مرتد اس کا کیا حکم ہے (ایضاً)

ج نمبر ۹۷- ایسا شخص شرعاً بے نماز ہے۔ بے نماز کے حق میں اختلاف ہے بعض علماء اسکو کافر کہتے ہیں بعض مومن۔ خاکسار کے ناقص علم میں یہ ہے کہ اگر وہ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے تو مومن مگر بدکار (فاسق) ہے

ahmadimuslim.de

متفرقات

روس میں شراب کی بندش گورنمنٹ روس نے حال میں جو نیک کام کیا ہے۔ امید ہے کہ تاریخ میں وہ سنہری حروف میں لکھا جائیگا باوجودیکہ گورنمنٹ روس میدان جنگ میں مصروف ہے۔ اور روس کو روپیہ کی بہت ضرورت ہے لیکن اس نے بالکل پروا نہ کرکے اپنے ملک میں شراب فروشی کی علانیہ دکانیں بند کردیں۔ اور اس کیوجہ سے اوسکو ۶۶ ملین پونڈ سالانہ کا خسارہ اٹھانا پڑا ہے۔ لیکن اس کا سردست نتیجہ یہ نکلا ہے۔ جیساکہ رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ روس میں تعداد جرائم بہت کم ہوگئی ہے۔ اور مزدور پیشہ لوگوں کی آمدنی میں ۲۵ فی صدی کا اضافہ ہوگیا ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ شراب کی بندش سے ملک میں اور بھی بہبودی کے سامان پیدا ہوجائیں گے۔

نشے تو ہر قسم کے برے ہیں لیکن شراب بہت ہی بری شے ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ہند بھی حامیان ٹمپرنس کی درخواستوں پر غور فرماکر ہندوستان میں پبلک تہذیب اور انسانیت کو پابجولاں کردے گی (از لایل گزٹ)

تاریخ نبوی کی تحریک جو جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کی ہے (۲۰) کی پسندیدگی کے خطوط آرہے ہیں۔ ڈاکٹر فیض محمد صاحب چیف میڈیکل افسر نابھہ۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب بنگالی۔ اور مولوی عبداللہ صاحب از ضلع سرگودہ وغیرہ بھی تائید کرتے ہیں۔ گرانی کاغذ اور مصالح کیوجہ سے اخبار کی قیمت بڑھانے کی رائے دیتے ہیں۔ مگر میری رائے تا حال یہی ہے۔ کہ قیمت نہ بڑھائی جائے۔ بلکہ اشاعت بڑھائی جائے۔ جس کی صورت یہ ہے۔ کہ ہر ایک خریدار از کم ایک خریدار جدید پیدا کرے۔

یاد رفتگاں جناب ڈاکٹر فیض محمد صاحب نے اس فرض کو یوں ادا کیا ہے۔ کہ تین اخبار اپنی طرف سے تین احباب کی طرف سے بغرض ایصال ثواب جاری کرائے ہیں۔ ایک مولانا شبلی مرحوم کی طرف سے۔ ایک مولانا حالی مرحوم کی طرف سے ایک ڈاکٹر سید جمال الدین مرحوم کی طرف سے۔ دعا ہے خدا ان تینوں بزرگوں کو بخشے آہ! آج ہم ان کے بعد صحیح معنے میں ان کا جانشین نہیں پاتے۔ انا للہ

فاتحہ خلف الامام کے متعلق ایک صاحب نے مانعین کیطرف سے بہت لمبی چوڑی تحریر منقول از تفسیر قادری بھیجکر درخواست کی ہے۔ کہ اس ساری کا جواب دیا جائے۔ ان صاحب کو واضح ہو۔ کہ اس مسئلہ میں اہلحدیث کیطرف سے متعدد رسالے شایع ہیں۔ منجملہ ایک رسالہ مصنفہ مولوی عبدالرحمن صاحب غازی پوری ہے۔ جو مولوی ضیاء الرحمن صاحب امام مسجد عیدگاہ بوڑلہ کلکتہ سے ملسکتا ہے۔ قیمت شاید ۸/ ہے۔

جنازہ اور دعا میرے والد شیخ حبیب الرحمن صاحب انتقال کرگئے۔ جماعت اہلحدیث خاصکر مولانا حافظ عبداللہ صاحب اور مولوی ابوالوفا صاحب دعاء مغفرت کریں (جمیل احمد از بنارس)

(بذریعہ تار) میرے والد منشی عنایت اللہ مرحوم ریلگاڑی کے نیچے دب کر انتقال کرگئے ہیں (حفیظ اللہ امرتسری از مقام لوک ربہا) ناظرین جنازہ اور دعا کریں

طبی جواب - اہلحدیث ۸ محرم ۳۳ھ میں دمہ کا سہل نسخہ مانگا گیا ہے۔ میں ایک سہل اور مجرب نسخہ بتائے دیتا ہوں۔ امید کہ بعد صحت مبلغ ے دفتر اہلحدیث میں بھیجکر ایک اخبار کسی غریب کے نام جاری کرادیں۔

زنک کو گوشت بکرے کے پتوں میں رکھکر قریب ۵ سیر کے آگ دیویں سرد ہونے پر پیسکر رکھ لیں۔ ازحد مفید ہوگا۔ انشاء اللہ۔ خوراک ایک ہفتہ تک نصف رتی ہمراہ شہد خالص ۲ تولہ۔ پھر ایک رتی روز۔ سرد اور مرطوب اشیاء سے پرہیز

(محمد یوسف فیض آبادی)

طبی سوال - میرا منہ ہمیشہ پکا رہتا ہے۔ اور زبان پر چھالے رہتے ہیں۔ جو کھانے کے وقت ازحد تکلیف دیتے ہیں۔

دوم۔ مجکو پھلبہری ہے جسکو برص کہتے ہیں۔ ہونٹوں پر سفید داغ ہیں۔ کوئی صاحب علاج بتائیں (محمد شفیع نیٹر ریاست پٹیالہ)

انجمن اہلحدیث جہلم کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ جنوری میں مندرجہ ذیل احباب تقریر فرمائیں گے۔ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی مولانا غلام حسن صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ابوالوفا صاحب امرتسری۔ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولوی نور محمد صاحب امرتسری۔ قاضی محمود (دوہرمیال) نورپوری۔ مولوی عبیدالرحمن صاحب مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔

غریب فنڈ میاں شیخ جمیل احمد صاحب بنارس صدر انجمن ابوکمال الدین صاحب مرزاپور عمر از فتوے فنڈ (۹) سابقہ عہ ایک اخبار بنام عبدالرؤف میسور۔ ایک بنام محمدالدین راولپنڈی ایک عبدالرحمن امین والا (از ڈاکٹر فیض محمد صاحب نابھہ) ایک بنام عبدالغفور مرادآباد۔ ایک ملا نصیب اللہ چھوٹی بڑاؤ ضلع نینی تال۔ ایک محب الدین از بنارس۔ للعہد از مسلمانان جلسہ (عہ) ۱۵/ عبدالوضیع قیمت اخبار لہ عے (باقی ۱۵/) اس سال کے نمبر اول سے آج تک غربا کا نمبر (۱۴) ہے آئندہ بھی تعداد بڑھائی جاویگی

مسلمانوں میں جہاد پھیلانے کے قیصری ارادوں میں ناکامی جرمن اخبارات میں ایک عجیب تار شایع ہوا ہے۔ جو گذشتہ دنوں میں قیصر جرمنی نے اپنے ولیعہد کو میدان جنگ میں بھیجا تھا۔ کہ شیخ الاسلام نے فتوے دیا ہے۔ کہ ہر مسلمان کا مذہبا فرض ہے کہ وہ انگریزوں۔ روسیوں اور فرانسیسیوں کے خلاف جو اسلام کے دشمن ہیں آخر دم تک جنگ کریں۔ اس فتوے کو تمام دنیا کے مسلمانوں میں تقسیم کیا جاویگا۔ اور اسوقت تک کے حاجیوں میں تقسیم کیا جارہا ہے۔ اس فتوے سے یہ مراد ہے۔۔۔۔

[illegible]

امرتسر کی میونسپل کمیٹی نے بتحریک صاحب ڈپٹی کمشنر فیصلہ کیا ہے کہ شراب کی دوکانیں شہر سے باہر کردیجائیں۔ اہل شہر اس فیصلہ کے متعلق صاحب موصوف اور کمیٹی کے شکرگذار ہیں۔

انتخاب الاخبار

قبول اسلام } مورخہ ۸ - جنوری سنہ ۱۵ء کو بعد نماز جمعہ مسمات گنیشی ساکن لدھیانہ راقم کے پاس آکر مشرف باسلام ہوئی - اسلامی نام فاطمہ رکھا گیا ہے - خداوند کریم استقامت کی توفیق عنایت کرے - اور اپنی بارگاہ میں مقبول بندوں میں داخل کرے -

امرتسر میں طاعون کی گرم بازاری ہے - ناظرین دعا فرماویں - خداوند کریم اپنے فضل سے رحم فرمائے -

جنگ کے متعلق مجمل - مختصر اور یقینی خبر تو اتنی ہے کہ جنگ ہر طرف ہو رہی ہے - اگرچہ میدانہائے جنگ میں برف باری اور خرابی موسم کے سبب سے لڑائی میں پہلا سا زور اور سرگرمی نہیں معلوم ہوتی -

بحری محکمہ انگلستان نے اعلان کیا - کہ جنگی جہاز "فارمی ڈیبل" رود بار انگلستان میں غرق ہو گیا ہے -

جرمنوں نے اعلان کیا ہے - کہ انگریزی جنگی جہاز "فارمی ڈیبل" کو ایک آبدوز کشتی نے دو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا -

انگریزی جنگی جہاز "گولیتھ" اور "فاکس" نے دار السلام (جرمن مشرقی افریقہ) پر گولہ باری کر کے بندرگاہ میں جسقدر جرمن جہاز تھے - انکو بیکار کر دیا -

جرمن مسلح تجارتی جہاز "پرنز وہلم" نے تین فرانسیسی اور ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر کے ان کے مسافروں کو ساحل پر اتار دیا ہے -

بحیرہ شمالی میں دو انگریزی تجارتی اور ایک سرنگیں اٹھانے والا جہاز سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے -

ترکوں نے اعلان کیا تھا - کہ ان کے ایک جنگی جہاز نے بحیرہ اسود میں دو روسی سرنگیں بچھانے والے جہازوں کو غرق کر دیا ہے - روسیوں نے ان کی تردید کی ہے

روسیوں نے اعلان کیا ہے - کہ انہوں نے ساری کمش پر ترکوں کو سخت شکست دی -

ترک کہتے ہیں - ہم نے روسیوں کو شکست دیکر مقام اردہان فتح کر لیا - (اصل ہوا کاذب)

اٹلی کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے - کہ البانیہ میں شورش روبہ ترقی ہے -

روسیوں نے اعلان کیا ہے - کہ ان کی فوج نے پرزمسل (آسٹریا) پر اچانک حملہ کر کے بنوک سنگین دشمن (جرمن) کی فوج کا صفایا کر دیا - اور جنگ کے بعد چار شہروں پر قبضہ کر لیا -

روسی اعلان کرتے ہیں - کہ وہ کوہستان کارپیتھین میں جو ملک آسٹریا میں ہے - پیشقدمی کر رہے ہیں

روسی اعلان مظہر ہے - کہ آسٹری مقام برکو کو خالی کر رہے ہیں - اور وہاں کے ۳۰ ہزار باشندے رومانیہ کو بھاگ گئے ہیں

مغربی میدان جنگ میں انگریزی - فرانسیسی - اور بلجیمی فوجیں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں - فرانسیسی فوجوں نے "سیٹن پاک" پر قبضہ کر لیا ہے -

محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے - کہ جرمنی نے انگریزوں کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے - کہ ناقابل جنگ قیدیوں کا باہم تبادلہ کر لیا جائے -

پیرس میں تخمینہ کیا جاتا ہے - کہ انگریزوں - فرانسیسیوں اور روسیوں وغیرہ کے پاس جرمن آسٹری وغیرہ ۶ لاکھ ۴۸ ہزار ۲ سو کے قریب قیدی ہیں

سلطنت آسٹریا نے جنرل وان فرنک اور فیلڈ مارشل پیرزی پوسکی کو موقوف کر دیا ہے - یہ دونوں جنرل سرویہ سے معرکہ آرا تھے -

بیان کیا جاتا ہے - کہ پولینڈ میں گزشتہ تین ہفتہ کے معرکوں میں جرمنی کے ۲ لاکھ سپاہی کام آچکے ہیں (روس کے ابھی الگ ہیں)

ترکی گورنمنٹ نے پچاس لاکھ پونڈ کے قرضہ کا انتظام کیا ہے -

• **اسوقت تک** ۱ ہزار ۸ سو ۴۶ ہندوستانی حاجی واپس آچکے

رومانوی مقنن ڈیامنڈی نے ایک ملاقات کے دوران میں ظاہر کیا کہ جلد سے جلد رومانیہ موسم بہار تک جنگ میں مداخلت کیلئے تیار ہو سکے گا

جنرل جوفرے کمان افواج متحدہ کو کامل یقین ہے کہ اتحادی افواج آخر میں کامیاب ہونگی

گورنمنٹ ہند کے ممبر تعلیم سر ہار کورٹ بٹلر برہما کے لفٹننٹ گورنر مقرر ہوتے ہیں

دہلی بم کیس کے مقدمہ کی اپیل چیف کورٹ میں سماعت ہو رہی ہے -

کہتے ہیں جرمن افسر شیخ سنوسی کے پاس پہنچکر اسکو مصر پر حملہ کرنے کے لئے ابھار رہے ہیں

ہمدرد بحوالہ روسی اخبار بورس گزٹ لکھتا ہے - کہ مانٹی نگرو کی کل فوج کام آچکی ہے -

فرانس کے وزیر بحری نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا - کہ آخر جرمن اور آسٹری بیڑوں کو باہر نکلنا پڑے گا -

انگلستان کے سینکڑوں اسکول ماسٹر جو فرانسیسی اور جرمن زبان جانتے تھے - مترجم کا کام کرنے کے لئے فوج میں بھیجے گئے ہیں -

بوجہ جنگ کے مصر میں تجارت کو بہت نقصان پہنچا ہے کوشش کی جا رہی ہے - کہ سوڈان کے قحط کا علاج کیا جاوے - اور متمول لوگوں کو روئی کی کاشت کیلئے مدد دی جائے -

ترکوں کا دعوےٰ حسب ذیل جرمنی کی جنگی خبریں جرمنی میں بے تار کی پیامرسانی کے ذریعہ سے مشتہر کی گئی ہیں - اور وہ مارکونی کمپنی کو بھی موصول ہوئی ہیں صدر مقام سے آئی ہوئی اطلاع ظاہر کرتی ہے کہ روسیوں کے محاصرہ کو توڑ کر حملہ کرنے کی کارروائی کو ترکی فوج نے رادی ٹیسوم میں جو دریا کے دہانہ کے قریب ہے پسپا کر دیا - باطوم کے قلعہ کی توپوں نے جنگ میں حصہ لیا - گو انہوں نے کوئی کامیابی حاصل نہیں کی - ہماری فوجیں ۱ کیلومیٹر (تقریباً ۱ میل) تک باطوم کے جنوب مشرق میں ویشیچارا کے ضلع میں گھس گئی ہیں - روسیوں نے اپنی رپورٹ میں جو بیان کیا ہے کہ ہماری فوجیں مفتوح ہو گئیں اور ارض روم سے واپس جا رہی ہیں - یہ خبریں بالکل بے بنیاد ہیں - ہماری فوجیں ممتاز دشمن کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہیں جس نے اپنے مورچوں کے باہر خاصی ہی ترقی نہیں کی ہو بلکہ اس کے برخلاف ہماری فتح مند فوج کے سامنے سے کھلے میدان میں ایک لڑائی لڑنے کے بعد تمام خط تصادم پر پسپا ہو گیا (ہمدرد)

امرتسر میں ۹ جنوری کو بارش ہوئی -

ahmadimuslim.de

افوض امری الی اللہ فہو حسبہ

قدرتی تیل

ایجاد کردہ جناب والد حکیم مولانا حافظ حاجی ابو الفیاض محمد عبد القادر صاحب مرحوم

یہ سرخ رنگ کا تیل مشک کی طرح خوشبودار ۱۹۰۲ء میں تیار ہو کر آج دور دراز ملکوں شنگھائی رنگون۔ برما۔ آسام۔ چاٹگام۔ حیدرآباد۔ مدراس۔ بمبئی۔ پنجاب میں شائع ہو کر کثرت لوگوں کو اپنا گرویدہ اور معتقد بنا رہا ہے۔ جو لوگ ایک دفعہ اسکو استعمال کرتے ہیں علی الدوام اس کے قدردان ہو جاتے ہیں۔ اسی بناء پر اب میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ بذریعہ اخبار پبلک میں ظاہر کروں کیونکہ اس میں بنا دہر خاص و عام کا فائدہ ہے۔ لہٰذا میں معزز ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ اسکو آزماویں۔ اگر مفید ثابت ہو تو بندہ کیلئے دعاء خیر اور تیل کی عزت افزائی فرماویں۔ یہ تیل علاوہ خوشبو کے بہت بیماریوں میں از حد نہایت مفید ہے یہی وجہ اس کی شہرت اور ترقی کی ہے۔ بیماریاں یہ ہیں۔ دردسر۔ بدن و جوڑوں میں درد ویسے ہو یا خواہ ریاح یا اور کسی وجہ سے۔ فالج۔ لقوہ گنٹھیہ (باد) ذات الجنب۔ پسلی کا درد نمونیا۔ دردکمر۔ دردگردہ و درد سینہ۔ درد پشت۔ ورم جگر۔ ورم طحال۔ (اکی۔ پہی) درد اور سختی معدہ و اعصاب۔ باؤ گولہ۔ قبض۔ درد پائے۔ عرق النساء۔ رعشہ۔ دانت کا درد۔ آنکھ کا درد یا سرخی۔ اور پانی جاری ہونا۔ ورم مسوڑہ۔ ناکوا۔ درد کان نزلہ۔ زکام کالی اور بلغمی کھانسی۔ دمہ۔ رتوندہی۔ لرزہ بخار۔ طاعونی گلٹی اور سکاٹر۔ ہیضہ میں ہاتھ پاؤں کا کھینچ تان (تشنج) ضعف مثانہ و گردہ ذیابیطس و بار بار پیشاب آنا یا قطرہ گرنا۔ چھوٹے بچوں کی لاغری و کمزوری عورتوں کو زچگی کے وقت یا بعد میں تکلیف پرسوت وغیرہ۔ ہر چیز سے کٹنے کا زخم ہر طرح کی چوٹ و مار۔ آگ یا کسی چیز سے جلنے کی سوزش۔ زہر دار جانور کا ڈنک مثل بچھو۔ بھڑ وغیرہ وغیرہ۔ ماسوا اس کے عام طور پر ہر جگہ کے درد اور ورم اور سختی پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تیل سردی اور ریاح کا سخت دشمن ہے۔ بعض لوگ نزلہ۔ زکام۔ اور سردی وغیرہ موذی امراض سے بچنے کیلئے اسکو برابر استعمال کرتے ہیں۔ خصوصاً طاعون اور وبا کے زمانہ میں اسکو بکثرت لگاتے ہیں۔ یہ سب باتیں بعد مزید تجربہ کے شائع ہوئی ہیں ہمارے معزز ناظرین اسکو مبالغہ خیال نہ کریں۔ بفضلہ تعالیٰ ضرور مستفید ہونگے۔ وما توفیقی الا باللہ ۔ یہ کچھ معمولی طرازی ہے نہ شگفتہ بیانی ہے + حقیقت حال سچا واقعہ بھی بیانی ہے

قیمت فی سیر چار روپیہ (للعدر) علاوہ محصولڈاک و بہائی ظرف۔ ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں ہوگا۔ ایجنسی کے واسطے بذریعہ خطوط تصفیہ کریں۔

ملنے کا پتہ حکیم مولوی محمد نذیر ایچ۔ بی۔ ڈاکٹر دار الصحت سیدہ کل۔ آسن سول

نصرت العظین باف وصایا سید المرسلین

یہ کتاب نئی طرز میں نرالی مسلمانوں کی آنکھوں کی نور قلب کی سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی۔ مدعظیم کی مفید خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلباء کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں ازحد سود مند ہے۔ اس میں دس بیان ہیں۔ اور ہر بیان پہلے قرآن عظیم کی دس آیہ کریمہ سے کہ جس سے نبی صلعم کی بزرگی و فضیلت پیدا ہوتی تھی شروع کیا گیا ہے اس کا ترجمہ شان نزول اور اس کے متعلق حکم و نکات۔ لطائف و اشارات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اشعار بیان میں وہی آیت کے موافق آنحضرت صلعم کے فضائل۔ معجزات۔ خصائل۔ شمائل۔ احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار رائقہ لائے گئے ہیں اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ سے ہر بیان کا لطف دوبالا ہو گیا ہے حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ فی جلد ۸ر علاوہ محصول۔ درخواست میں اخبار کا حوالہ ہو

مولوی محمد حشمت علی بانس بریلی محلہ گڈھیاں

شائقو دوڑو خرید و جلد لو
نعمت ہر دو جہاں حاصل کرو

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمتیں

تخفیف و رعایت

یکم صفر سے آخر ربیع الاول تک

صحیح بخاری۔ مترجم حنا شدہ مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر ہشت پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد ۱۲؎ بلا جلد ۱۱؎ پاکا اول

صحیح مسلم۔ مترجم حنا شدہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر۔ یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے۔ اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۲ر

زہد کا نشان۔ منظوم مصنفہ مولوی عبد الحی صاحب ساکن موضع کلاس الاصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

سب اہل اسلاموں کو مناسب ہے کہ درخواستیں بھیجکر کتابیں منگوالو کتابیں بذریعہ وی پی بیکٹ ارسال ہونگی محصول ڈاک وغیرہ مرسلات میں بذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر

نور محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ فرید پورہ دروازہ ملتانی

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے تجربات

حبوب دافع جریان و احتلام۔

ان حبوب کے استعمال سے کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنیکے علاوہ منی کے گاڑھے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عمر

طلاء اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ہم اصلاح کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت عہ

تپ لرزہ کا اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲ر

شربت دافع بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر دلپذیر ہے۔ فی بوتل عہ

مینیجر شفاخانہ خشتہ چوک گوجرانوالہ

ahmadimuslim.de

مسلمان مرد عورت لڑکے لڑکی کو ان کا مطالعہ ضروری ہے

قال اللہ ﴿ اس رسالہ میں جملہ احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے ۔ ایک طرف آیات قرآنیہ اور دوسری طرف اسکا نہایت سلیس اردو ترجمہ ۔ حقوق اللہ حقوق العباد ۔ روزانہ کاروبار دنیاوی ۔ اور طرز معاشرت کا بیان ۔ ۴ر

قال الرسول ۔ احادیث صحیحہ نبویہ علیہ التحیۃ والسلام کا نہایت ضروری مفید اور کارآمد لب لباب ۔ ایک طرف اصل عبارت دوسری طرف اردو ترجمہ ۳ر

اسلام کے عقاید ۔ سوال و جواب کے طور پر عقاید اسلامیہ کا ذکر ۱ر

اسلام کی خوبیاں ۔ کلمہ ۔ نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوۃ کی خوبیاں اور فوائد ۱ر

اسلام کی صداقت ۔ اسلام کی صداقت کا ثبوت دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ۔ مخالفین اسلام کو خاموش کر دینے والا رسالہ ۱ر

ولی کی پہچان ۔ جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق ۔ قابل دید رسالہ ۱ر

تحریم الخمر والزنا ۔ واللواط والمعازف ۔ والعشق ۔ جس میں زنا ۔ شراب راگ اور عشق کے متعلق بیان ۲ر

محرم کی بدعتیں ۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی دلائل سے رد ۔ [illegible] کا نمونہ ہے ۔ ۱ر

اصلاح المومنین ۔ انسان کی پیدائش کا مقصد ۔ اور اس کے فرائض [illegible] خدا کو راضی کرنے کی تدبیر وغیرہ کا بیان

اسلام کے حسنات ۔ علوم دینیہ ۔ تفسیر ۔ حدیث ۔ فقہ ۔ تصوف پر مناظرہ

اصلاح النفوس ۔ اشد حبا للہ ۔ قلب سلیم ۔ استقامت پر دلچسپ بحث ۱ر

اسلام کے نواہی ۔ منہیات اسلام کا مفصل بیان ۲ر

اسلام کی حمایت ۔ اصلاح قوم کس طرح کرنی چاہیے ۔ ۲ر

گلدستہ فوائد ﴿ انسان کے لئے کون کون سے شغل مفید اور کون کون سے مضر ہیں مسلمانوں کی قوم کا دوسری قوموں سے موازنہ ۔ قابل دید رسالہ ۳ر

اسلام کا اتالیق ۔ نام ہی سے ظاہر ہے ۔ ۱ر

تعلیم الزکوۃ ۔ زکوۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۱ر

تعلیم الحج ۔ حج کے تمام ارکان کا بیان ۱ر

تعلیم الصیام ۔ روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۱ر

اصلاح بشر ۔ اس میں انسان کی گفتار ۔ رفتار ۔ عادات و اطوار وغیرہ کی اصلاح کے طریقے درج ہیں ۳ر

اصلاح المسلمین ﴿ ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدعیہ و شرکیہ مثلاً قبر پرستی پیر پرستی وغیرہ کی تردید ۳ر

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

مومیائی

۱۵/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ۔ ابتدائی سل ۔ دق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ جو بیان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ۔ ان کیلئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد ۔ عورت ۔ بوڑھے بچے ۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتے ۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ر دو چھٹانک ۱ے پاؤ پختہ ۶ے مع محصول ڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب حافظ عبدالغفار صاحب آسن سول (بردوان) سے لکھتے ہیں ۔ براہ مہربانی بہت ہی جلد بذریعہ ویلیو مومیائی ۲ دو پاؤ روانہ فرماویں ۔ ۲ دو ماہ قبل اس کے جو مومیائی آئی تھی ۔ امید سے زیادہ فایدہ ہوا ۔ ۱۶ دسمبر ۱۴ء

جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مدرس [illegible] ضلع [illegible] تحریر فرماتے ہیں ۔ قبل اس کے آپ کی مومیائی میں نے کئی مرتبہ مدرسہ کے طلبہ اور نیز اپنے بعض احباب کیلئے منگوائی تھی ۔ بفضلہ تعالیٰ سبھوں کی زبان سے اس کا فایدہ مند ہونا سنا جاتا ہے بجز وعنایت [illegible] ایک پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرماویں ۱۲ دسمبر ۱۴ء

ملنے کا پتہ

ہیڈ و پراپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ تلہ امرتسر

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس پریس لاہور میں ٹھاکر سنگھ گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شایع کیا